کیا نوافل اشراق پڑھنا بدعت ہے

تصنیف لطیف

حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحَمْدُ للهِ وَكَفَىٰ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ، لَا سِيَّمَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَىٰ ﷺ،

وَعَلَىٰ آلِهِ الْأَتْقَىٰ وَأَصْحَابِهِ النُّقَىٰ

امّا بعد! بعض لوگ بدعت کے فتوے لگانے کے شوقین ہوتے ہیں۔ انہیں اکثر نیک اعمال بدعت نظر آتے ہیں، اگرچہ اُن اعمال کا ثبوت قرآن و احادیث سے بھی ہو، لیکن انہیں کسی نہ کسی طرح کا کوئی سہارا چاہیے، خواہ وہ کسی کا قول ہو۔ پھر نہ قرآن کی حاجت، نہ حدیث کی ضرورت، بلکہ اِن میں مَن مانی تأویلات (من پسند تشریحات) کر کے اپنی خواہشات کو دین کا نام دے دیا جاتا ہے۔

کچھ یہی حال نوافلِ اِشراق پر گزرا ہے، جو جُملہ (تمام) اَولیائے کرام کا مَحبوب مَعمول (پسندیدہ مشغلہ) ہے، اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر تا حال (اب تک) اس پر عمل جاری وساری ہے، بلکہ خود حضورِ سرورِ عالم ﷺ نے بھی اِن نوافل کو ادا فرمایا ہے اور اس کی بہت فضیلتیں ارشاد فرمائی ہیں، بلکہ اس کی ادائیگی کا ثواب عمرہ وحج کے برابر فرمایا ہے۔ تفصیل دیکھیے فقیر کا رسالہ: "غریبوں کا حج"۔

لطیفہ: بعض لوگ دوسروں سے حج وعمرہ ودیگر نیکیوں کے متعلق تعداد کی معلومات کے شوقین ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ایک شوقین نے مجھ سے بھی پوچھا کہ کتنے عمرے کیے ہیں؟ میں نے کہا: میں بعد نمازِ صبح روزانہ عمرہ کرتا ہوں، اور بحمدِ اللہ تا حال یہ سعادت اکثر نصیب ہوتی ہے۔ حیران ہو کر فرمایا: آپ مذاق تو نہیں کر رہے؟ میں نے کہا: یہ حقیقت ہے۔ اُس نے کہا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: فقیر بچپن سے ہی نوافلِ اِشراق کا عادی ہے، اور حدیث شریف میں اِشراق کے نوافل کو حج وعمرہ کے ثواب کا شرف حاصل ہے، جس کی تفصیل آتی ہے۔

اِشراق بدعت کیسے؟

نمازِ اِشراق کو ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی وجہ سے بدعت کہہ دیا۔ چنانچہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا کہ "وَفِي صحيح مسلم عَنْ مُجَاهِدٍ. قَالَ: دَخَلْتُ، أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، الْمَسْجِدَ. فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ. وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ. فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ"[1] (الحاوی للفتاوی، ص ۷۳)

ترجمہ: امام مجاہد فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عُروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے۔ وہاں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی مسجد میں پہلے سے موجود تھے۔ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسجد میں نمازِ اِشراق پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس نماز کا ایسے پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بدعت ہے۔

لطیفہ: ہمارے دور میں کئی فِرقے لفظ "بدعت" کے ایسے عاشق ہیں کہ جہاں یہ لفظ دیکھ لیں تو بغلیں بجاتے ہوئے پکار اُٹھتے ہیں: لو جی دیکھو! جس عمل کے لوگ عادی ہیں، حالانکہ یہ تو بدعت ہے۔ دیکھیے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی نے بھی بدعت فرما دیا ہے۔ حالانکہ مطلق بدعت

---

1) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 55/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔
صحیح مسلم، باب عدد عمر النبی ﷺ، 332/4، مطبوعہ دار الوفاء، مصر، الطبعۃ الاولی، 1419ھ، 1998م۔

کہنے سے بدعتِ سیئہ (بری بدعت) مراد نہیں ہوتی، بلکہ اس سے بدعتِ حسنہ (اچھی بدعت)، مُباح وغیرہ بھی مراد ہوتی ہے۔ تفصیل دیکھیے فقیر کی کتاب: "بدعت ہی بدعت"۔

صحابہ کے بدعت کہنے کے وجوہ

چونکہ یہ حضرات حضورِ سرورِ عالم ﷺ کے براہِ راست فیض یافتہ تھے، اس لیے ان کے سامنے جو عمل بھی حضور نبیِّ پاک ﷺ کے خلاف نظر آتا، وہ لازماً اسے بدعت کہتے، کیونکہ وہ ایک ایسا نیا عمل ہے جو حضور ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہ تھا۔ اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ عمل حرام و ناجائز ہے، بلکہ اگر وہ عین اُصولِ اسلام کے مطابق ہو تو جائز ہے، ورنہ ناقابلِ عمل۔

مخالفین کی بُری عادت: مخالفین کی یہ بہت بُری عادت ہے کہ نفسِ عمل کو نیا دیکھ کر بدعتِ سیئہ کہہ دیتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے بدعت کہا تو کیوں کہا؟ مثلاً نمازِ اِشراق کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بدعت کہنا نفسِ عملِ اِشراق کو نہیں، بلکہ لوگوں کے ایک غلط طریقے کی وجہ سے تھا۔ چنانچہ حضرت امام سیوطی رحمہ اللہ اسی الحاوی للفتاوی میں لکھتے ہیں:

"قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَالنَّوَوِيُّ كِلَاهُمَا فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ: مُرَادُهُ أَنَّ إِظْهَارَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِدْعَةٌ، وَالِاجْتِمَاعُ لَهَا هُوَ الْبِدْعَةُ، لَا أَنَّ أَصْلَ صَلَاةِ الضُّحَىٰ بِدْعَةٌ"[2]

یعنی اُن (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی مراد یہ ہے کہ اِشراق کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ظاہر کرنا بدعت ہے، نہ یہ کہ اصل عمل (نمازِ ضحیٰ) بدعت ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ: یہی حال مَحافلِ میلاد شریف، نعت خوانی، اَعراسِ اَولیاء اور گیارہویں کا ہے کہ ان کا اصل احادیث سے ثابت ہے، اور طریقے بدعت ہیں۔ اسلام کے مسائل میں طریقے بدلتے رہتے ہیں، اور یہ تقریباً اکثر مسائل میں ہے، مثلاً قرآن مجید کی موجودہ ترتیب اور مساجد کی موجودہ بناوٹ وغیرہ۔

قاعدہ: کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا کسی عمل کو بدعت کہنا حق ہے، لیکن (مخالفین کا) اسے بدعتِ سیئہ کہنا دین میں تحریف (اصل بات بدلنا) ہے۔ بلکہ بہت سے مَسائل ایسے ہیں جنہیں بعض صحابہ نے بدعت کہا، لیکن جمہور صحابہ و علماءِ امت نے اسے بدعتِ مُسْتَحْسَنہ (اچھی بدعت) سمجھ کر قبول فرمایا۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے "تصویب"[3] کو بدعت کہا، لیکن جمہور نے اسے بِدعَتِ مُسْتَحْسَنَہْ سمجھ کر جاری رکھا، بلکہ کتبِ فقہ میں اس پر مستقل (الگ) باب قائم ہے۔ تفصیل دیکھیے فقیر کا رسالہ: "تصویب کا ثبوت"۔

سوال: تم کہتے ہو کہ نمازِ اِشراق اَحادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے، بلکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ اسے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھا ہے، حالانکہ امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک مجہولُ الاسم (نام سے غیر معروف) صحابی رضی اللہ عنہ کی اِیجاد کردہ بدعت ہے۔ چنانچہ فرمایا:

---

2) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 56/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

3) اذان کے بعد نماز کی اطلاع دینا، مثلاً الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہنا۔ (ط۔ ضیائی)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى الضُّحَىٰ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: ذُو الزَّوَائِدِ، وَلَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ: يُكَنَّىٰ بِأَبِي الزَّوَائِدِ[4] (الحاوی للفتاوی، ص ۷۳، جلد ۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے نمازِ اِشراق نبی پاک ﷺ کے ایک صحابی نے شروع کی جنہیں زوائد کہا جاتا اور طبرانی میں ہے کہ اُن کی کُنیَت ابوالزوائد ہے۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ یہ بدعت ایک مجہولُ الاسم (نام سے غیر معروف) صحابی کی نکالی ہوئی ہے اور وہ بدعت ہوئی، اسی لیے اس کا پڑھنا بدعت ہوا۔

جواب ۱: صحابی رضی اللہ عنہ جو عمل ایجاد کر رہا ہے، اسے حرام تو نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ حضور نبی پاک ﷺ نے جُملہ (تمام) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے فرمایا ہے: " كُلُّهُمْ عُدُولٌ " (سب کے سب عادل، یعنی معتبر اور سچے ہیں) اور فرمایا: "أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ"[5] یعنی ہر صحابی ستارۂ ہدایت (رہنمائی کا ذریعہ) ہے، جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاؤ گے۔

جواب ۲: صحابی رضی اللہ عنہ جس کام کو اِیجاد کر رہا ہے، اُس نے یا تو حضور ﷺ کو دیکھا ہوگا یا وہ اس کا اپنا اِجتہاد (شرعی غور و فکر سے نکالا گیا فیصلہ) ہوگا۔ پہلی بات تو واضح ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اسے پڑھا تھا، اسی لیے یہ نماز بدعت نہ ہوئی۔ لیکن ایک اعتبار سے یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ یہ اس صحابی رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا، بایں معنیٰ (اس معنی میں) کہ انہوں نے نمازِ اِشراق کو باجماعت پڑھنے پڑھانے کا فیصلہ فرمایا، لیکن ان کا یہ عمل جمہورِ صحابہ اور اجماع (متفقہ رائے) کے خلاف تھا، کیونکہ نوافل عموماً جماعت سے نہیں پڑھے جاتے۔

فائدہ: اس مجہولُ الاسم (نام سے غیر معروف) صحابی رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے تصریح (وضاحت) فرمائی ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اِشراق کے نوافل کو باجماعت پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔

"الحاوی للفتاوی، ص ۷۳، جلد ۱" میں ہے:

وَقَدْ تَأَوَّلُوا هَذَا الْأَثَرَ عَلَى أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ صَلَّاهَا فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً، كَمَا تُصَلَّى التَّرَاوِيحُ[6]

ترجمہ: اس اَثر (روایت) یعنی اجتہادِ صحابی رضی اللہ عنہ کی یہ تاویل (تشریح) بیان کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے اِشراق کو باجماعت مسجد میں تراویح کی طرح پڑھنے کا عمل اسی مجہولُ الاسم صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

---

4) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 55/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

5) مشکاۃ المصابیح، الفصل الثالث، باب مناقب الصحابہ، 1296/3، الحدیث 6018، المکتب الاسلامیہ، الطبعۃ الثالثہ، 1985م۔

6) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 55/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

فائدہ: مجہولُ الاسم صحابی کے بارے میں بعض نے کہا کہ وہ جہنی ہیں، رضی اللہ عنہ۔ طبرانی نے کہا کہ اسے " ذُو الْأَصَابِعِ " کہا جاتا ہے، لیکن ابن حجر رحمہ اللہ نے "الاصابہ" میں فرمایا کہ " ذُو الْأَصَابِعِ " (انگلیوں والا) یہ کوئی اور شخص ہے۔[7]

تبصرہ اویسی غفرلہ: جیسا کہ فقیر پہلے قاعدہ عرض کر چکا ہے کہ وہ کام جو صحابی رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے جاری فرمائے، اگر جمہور اسے قبول کر لے تو وہ بدعتِ سیئہ (بری بدعت) میں داخل نہ ہو گا بلکہ بدعتِ مُسْتَحْسَنَہ (یعنی اچھی بدعت) ہو گا، ورنہ وہ عمل صرف اسی مُجْتَہِد (اجتہاد کرنے والے) تک محدود ہو گا۔

انتباہ: ٹیڑھے مجتہدین (غلط رائے رکھنے والے اہل اجتہاد) اس قسم کے اَقوال سے فائدہ اٹھا کر عوام کو بہکاتے ہیں۔ ہم انہیں درخواست کرتے ہیں کہ جمہور سے ہٹ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد (الگ راستہ) بناؤ گے تو دنیا میں تو واہ واہ ہو جائے گی لیکن آخرت میں سخت سزا پاؤ گے۔

سوال: احادیثِ صحیحہ (مستند روایات) سے ثابت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے نمازِ اِشراق نہیں پڑھی۔

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَىٰ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا. [8] (رواه البخاری)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو نوافلِ اِشراق پڑھتے نہیں دیکھا لیکن میں خود پڑھتی ہوں۔

۲۔ عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَىٰ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ. [9] (رواه مسلم)

یعنی میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا نبی پاک ﷺ نمازِ اِشراق پڑھتے تھے؟ تو بی بی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہیں، ہاں جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پڑھ لیتے تھے۔

جواب: احادیثِ مذکورہ (بیان کردہ روایات) میں نوافلِ اِشراق کی نفی (انکار) ہے تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ وہ اَحادیث بھی عرض کریں گے جن میں اِثبات (ثبوت) ہے، اور قاعدہ[10] (اصول) ہے کہ دلیلِ مُثْبِت (ثابت کرنے والی دلیل) دلیلِ مَنْفِی (نفی کرنے والی دلیل) سے مُقَدَّم (ترجیح یافتہ) ہوتی ہے۔[11] (الحاوی للفتاوی، صفحہ ۵۸، جلد ۱)

سوال: اگر حضور سرورِ عالم ﷺ نوافلِ اِشراق بِالْاِلْتِزام (ہمیشہ پابندی سے) پڑھتے تو گھر والوں سے آپ ﷺ کا یہ عمل مَخْفی (پوشیدہ) نہ ہوتا، اس لیے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو کبھی پڑھتے نہیں دیکھا۔

---

7) الاصابه فی تمییز الصحابه ، الذال بعدها الکاف، ذو الزوائد الجهنيّ ،344/2، دار الکتب علمیه ، بیروت، الطبعة الاولی،1415 هـ

8) الصحیح البخاري، باب من لم یصل الضحی ورآه واسعا،174/2، الحدیث ،1184، دار التاصیل ، القاهره، الطبعة الاولی،1433ھ ،2012مـ

9) صحیح مسلم، کتاب الصلوة المسافرین و قصرها، باب استحباب الصلوة الضحي،497/1، الحدیث ،717، دار احیاء التراث العربي ، بیروت،1374ھ ،1955مـ

10) أَنَّ الْمُثْبَتَ مُقَدَّمٌ عَلَى النَّافِي۔ (س۔ رضا)

11) الحاوی للفتاوی ، کتاب البعث ، باب إتحاف الفرقة برفو الخرقة،122/2، مطبوعه دار الفکر ، بیروت، لبنان،1424 ھ،2004مـ

جواب: حضور سرورِ عالم ﷺ کے لیے **بِالْاِلْتِزام** کی قید لگانا غیر علمی اور شرعی خیانت (ناانصافی) ہے، کیونکہ حضور سرورِ عالم ﷺ جس عمل کو **بِالْاِلْتِزام** فرماتے وہ تو فرض ہو جاتا ہے، اس لیے آپ ﷺ نے تراویح پر التزام (یعنی ہمیشگی) نہ فرمایا کہ کہیں امت پر واجب نہ ہو جائے۔ ہاں آپ ﷺ کوئی عمل گاہے بگاہے (کبھی کبھار) فرماتے تو امت کی سہولت (آسانی) مدِ نظر ہوتی تاکہ وہ عمل کم از کم مستحب (پسندیدہ) رہے۔ یہی کیفیت نوافلِ اِشراق کی ہے۔

اور گھر والوں سے آپ ﷺ کا یہ عمل مخفی رہنا بھی بڑی بات نہیں، کیونکہ آپ ﷺ کبھی سفر میں ہوتے اور حضَر (مقیم کی حالت) میں بھی یہ عمل اکثر مسجدِ شریف میں ہوتا، اور اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں اوقات کی تقسیم (باری مقرر) تھی، کبھی اِس گھر میں کبھی اُس گھر میں۔ اس معنی پر اگر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں اس کا موقع نہ ہوا ہو تو اسی لیے سیدہ رضی اللہ عنہا نہ دیکھنے کی بات فرما رہی ہیں، لیکن خود پڑھتی بھی تھیں، تو انہوں نے دوسروں سے آپ ﷺ کا پڑھنا سنا ہو گا یا خود رسولِ اکرم ﷺ نے انہیں بتایا ہو گا۔ فلذا (پس اس وجہ سے) مذکورہ بالا روایات سے نوافلِ اِشراق کی نفی نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں (اس کے علاوہ) خود ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی (منقول) ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے نوافلِ اِشراق پڑھی ہیں، ان کے علاوہ دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بکثرت (کثیر تعداد میں) روایات موجود ہیں جن میں حضور نبی اکرم ﷺ کا نوافلِ اِشراق پڑھنا ثابت ہے، جنہیں فقیر آئندہ صفحات میں تصریحات (واضح دلائل) سے عرض کرتا ہے۔

اِشراق کا ثبوت از قرآن

(۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نوافلِ اِشراق کا ثبوت مجھے قرآنِ مجید کی آیتِ ذیل سے ملا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ [12] (ص:۱۸) ،(رواه سعيد بن منصور في سننه ،الحاوى للفتاوى، صفحه۵۹، جلد۱)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نوافلِ اِشراق کا ذکر قرآن میں ہے لیکن یہ اسے معلوم ہو گا جو قرآن دانی (قرآنی فہم) کا ماہر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ [13] (النور: ۳۶)

(اخرجه ابن أبي شيبة في المصنف والبيهقي في شعب الإيمان، (الحاوى ، صفحه۵۹ ،جلد۱)

(۳) عون العقیلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا (الإسراء: ۲۵) [14]

ترجمہ: بے شک وہ رجوع کرنے والوں کے لیے غفور (معاف کرنے والا) ہے۔ (اخرجه الأصبهاني في الترغيب، (الحاوى ، صفحه۵۹، جلد۱)

اَحادیث مبارکہ سے ثُبوت

---

12) ترجمہ کنزالایمان: کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے۔ (ط۔ ضیائی)

الحاوى للفتاوى ،كتاب صلوة النفل ،باب ذكر استنباطها من القرآن ،45/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

13) ترجمہ کنزالایمان: ان کے گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے، اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام۔ (ط۔ ضیائی)

الحاوى للفتاوى ،كتاب صلوة النفل ،باب ذكر استنباطها من القرآن ،45/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

14) الحاوى للفتاوى ،كتاب صلوة النفل ،باب ذكر استنباطها من القرآن ،45/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

(۱) عبد الرحمن بن اَبی لیلیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں سوائے بی بی اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے روایت نہیں کی۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دنوں میں میرے گھر تشریف لائے تو غسل فرمایا اور آٹھ (۸) رَکعات پڑھیں۔ میں نے اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کی ہلکی نماز کوئی نہیں دیکھی، ہاں یہ کہ آپ ﷺ نے رکوع و سجود مکمل طریقے سے ادا فرمائے۔[15] (رواہ الشیخان)

(۲) اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے آٹھ (۸) رکعات پڑھیں اور ہر دو (۲) رکعت پر سلام پھیرا کرتے تھے۔[16]

(ابو داؤد و البیھقی بسند صحیح)

(۳) اُمّ ہانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے دنوں میں بالائے مکہ کی جانب نُزولِ اِجلال (باعزت قیام) فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نمازِ اشراق ہے۔[17] (ابن عبد البر فی التمھید)

(۴) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ اِشراق کی چار (۴) رکعات پڑھتے تھے اور اس سے زائد بھی جو چاہتے پڑھتے تھے۔[18] (رواہ مسلم)

(۵) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نمازِ اشراق پڑھتی تھیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نمازِ اشراق کی صرف چار (۴) رکعات پڑھتے دیکھا۔[19] (رواہ ابو نعیم فی الحلیہ)

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نمازِ اشراق چھ (۶) رکعات پڑھتے دیکھا، اس لیے میں نے بھی نمازِ اشراق کی چھ (۶) رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا (نہیں چھوڑا)۔[20] (رواہ الطبرانی فی الاوسط والاصبھانی فی الترغیب)

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نمازِ اشراق سفر میں آٹھ (۸) رکعات پڑھتے دیکھا۔[21]

(احمد، حاکم فی المستدرک، اور اس روایت کو صحیح بتایا)

(۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ اشراق چھ (۶) رکعات پڑھتے تھے۔[22] (بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الاوسط)

(۹) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو نمازِ اشراق پڑھتے دیکھا۔[23] (ابن ابی شیبہ، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر بسند حسن)

---

15) الصحیح البخاري، باب منزل النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح، 380/5، الحديث، 4274، دار التاصيل، القاهره، الطبعة الاولى، 1433ھ، 2012م۔

16) سنن ابي داؤد، باب صلوة الضحي، 463/2، الحديث، 1290، دار الرسالة العالميه، الطبعة الاولى، 1430ھ، 2009م۔

البيهقي، كتاب الطهارت، باب التطهير بالماء، 13/1، الحديث، 20، دار الكتب العالميه، بيروت، لبنان، الطبعة الثالثه، 1424ھ، 2003م۔

17) التمهيد ابن عبد البر، 438/5، مؤسسة الفرقان للتراث الاسلامي، لندن، الطبعة الاولى، 1439ھ، 2018م۔

18) صحيح مسلم، كتاب الصلوة المسافرين وقصرها، باب استحباب الصلوة الضحي، 498/1، الحديث، 719، دار احياء التراث العربي، بيروت، 1374ھ، 1955م۔

19) الحلية الاولياء، من مسانيد امام احمد بن حنبل، 227/9، مطبع السعادة، مصر، 1394ھ، 1974م۔

20) المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف من اسمه احمد، 68/2، الحديث، 1276، دار الحرمين، قاهرة، 1415ھ، 1995م۔

21) المستدرک على الصحيحين، كتاب الصلوة التطوع، 130/2، الحديث، 1197، دار الرسالة العالميه، 1439ھ، 2018م۔

22) المعجم الاوسط للطبراني، باب العين من اسمه عبد الله، 352/4، الحديث، 4411، دار الحرمين، القاهره، 1415ھ، 1995م۔

23) مصنف ابن ابي شيبه، كتاب الصلوات، باب فيما يفتتح به الصلوة، 10/3، الحديث، 2418، دار الكنوز اشبيليا، رياض، الطبعة اولي، 1436ھ 2015م۔

(۱۰)حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ حرّۃ بنی معاویہ (جگہ کا نام ہے) کی طرف تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں نمازِ اشراق آٹھ (۸) رکعات پڑھیں اور ہر رکعت طویل (لمبی) تھی۔

نمازِ اشراق سے فراغت کے بعد واپس تشریف لائے۔[24] (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

(۱۱)حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بقیع (جگہ کا نام) میں نمازِ اشراق آٹھ (۸) رکعات پڑھی اور فرمایا کہ یہ صلوۃُ الترغیب والترہیب (امید وخوف دلانے والی نماز) ہے۔[25] (دار قطنی فی الافراد)

(۱۲) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نمازِ اشراق پڑھی تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نوافلِ اشراق پڑھے۔[26] (احمد)

انتباہ: اس سے نوافل کی جماعت کا ثبوت نہیں ہوتا، اس لیے کہ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ادب کے طور پر پیچھے ہٹ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے علیحدہ علیحدہ نوافل ادا کیے۔

(۱۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ اشراق پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہمیں خیال گزرتا کہ آپ ﷺ اسے کبھی ترک نہ کریں گے، پھر کچھ عرصہ نہ پڑھتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ شاید اب نہ پڑھیں گے۔[27] (رواہ الترمذی)

(۱۴) حضرت عبد اللہ بن اَبی اَوفی رضی اللہ عنہ نے نمازِ اشراق پڑھ کر فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے نمازِ اشراق اس وقت پڑھی جب آپ ﷺ کے سامنے ابو جہل کا سر قتل کے بعد لایا گیا، اور پھر آپ ﷺ نے فتحِ مکہ کی خوشخبری پر بھی نمازِ اشراق پڑھی۔[28] (البزار، ابن عدی، بیھقی فی دلائل النبوۃ)

(۱۵) حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک موقعہ پر پانی کی قِلّت (کمی) تھی، آپ ﷺ نے وضو فرمایا، ہم نے اس سے تَبَرُّکاً (برکت حاصل کرنے کے لیے) اپنے اُوپر چھینٹے مارے۔ آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نمازِ اشراق پڑھی۔[29] (احمد، طبرانی)

(۱۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے یومِ فتحِ مکہ (فتح مکہ کے دن) میں آٹھ (۸) رکعات پڑھی، اس میں قرأت (قرآتِ قرآن) دَر رُکوع (رُکوع میں) طَویل (لمبا) کیا۔[30] (البزار بسند ضعیف)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے سفر و حضر (سفر اور قیام) میں کبھی نمازِ اشراق کی آٹھ (۸) رکعات ترک نہیں فرمائیں۔[31] (البزار بسند ضعیف)

---

24) مصنف ابن ابی شیبہ ، کتاب الدعاء ، باب ما دعا به النبي ﷺ لامته ، 241/16 ، الحدیث ، 31481 ، دار الکنوز اشبیلیا ، ریاض ، الطبعة اولي ، 1436ھ 2015م۔

25) سنن الکبری النسائی ، کتاب الصلوة ، عدد صلوة الضحی فی سفر ، 269/1 ، الحدیث ، 489 ، مؤسسة الرسالة ، بیروت ، الطبعة اولي ، 1421ھ 2001م۔
الحاوی للفتاوی ، باب صلوة النوافل ، الأحادیث الواردة في انه صلاها ، 47/1 ، مطبوعه دار الفکر ، بیروت ، لبنان ، 1424ھ 2004م۔

26) مسند احمد ، حدیث عتبان بن مالك ، 10/27 ، الحدیث ، 16482 ، مؤسسة الرسالة ، ، الطبعة اولي ، 1421ھ 2001م۔

27) سنن الترمذی ، ابواب الوتر ، باب ما جاء فی صلوة الضحی ، 25/2 ، الحدیث ، 481 ، دار الرسالة العالمیه ، ، الطبعة اولي ، 1430ھ 2009م۔

28) دلائل النبوة البیهقی ، المجلد الخامس ، باب اغتسال النبی ﷺ بمکة ، 18/5 ، دار الکتب العلمیه ، بیروت ، لبنان ، الطبعة اولي ، 1405ھ 1985م۔

29) مسند احمد ، حدیث عائذ بن عمرو ، 243/34 ، الحدیث ، 20639 ، مؤسسة الرسالة ، الطبعة اولي ، 1421ھ 2001م۔

30) مسند بزار البحر الزخار ، مسند سعد ابن ابی وقاص ، 45/4 ، الحدیث ، 1209 ، مکتبة العلوم والحکم ، مدینه ، الطبعة اولي ، 2009م۔

31) مسند بزار البحر الزخار ، مسند ابی حمزه انس ابن مالک ، 292/15 ، الحدیث ، 8794 ، مکتبة العلوم والحکم ، مدینه ، الطبعة اولي ، 2009م۔

(۱۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نمازِ اشراق صرف ایک(۱) بار پڑھتے دیکھا۔[32] (ابن ابی شیبہ فی المصنف)

فائدہ: شاید یہ روایت ابتدائی دور کی ہو اور دوسری روایت بعد کی۔ (وَاللہُ تَعَالَی أَعْلَمُ)

(۱۹) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نبی پاک ﷺ کے متعلق سوال ہوا کہ دن کو نوافل کب پڑھی جاتی ہیں؟ تو فرمایا کہ نبی پاک ﷺ دن کو سولہ(۱۶) رکعات پڑھتے تھے۔ جب سورج مطلع (طلوع ہونے) سے ایک نیزہ یا دو نیزہ کے برابر باہر ہوتا ہے، جیسے مغرب کی جانب عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے، تو آپ ﷺ دو(۲) رکعات پڑھتے (یہ نمازِ اشراق ہے)، پھر آپ ﷺ کہیں تشریف لے جاتے، پھر آپ ﷺ چار(۴) رکعات پڑھتے، نمازِ ظہر کے فرض کے بعد دو (۲) رکعت، اور نمازِ عصر سے پہلے چار(۴) رکعات پڑھتے۔[33] (رواہ سعید بن منصور فی السین و الترمذی و النسائی، وابن ماجہ)

(۲۰) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ اشراق پڑھتے تھے۔[34] (احمد، وابو یعلی رجال أحمد ثقات)

(۲۱) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بکری پیش کی گئی، اور اسی دن تھوڑا سا تھا، آپ ﷺ نے گھر والوں کو فرمایا کہ اسے پکاؤ۔ صبح کے وقت اہلِ خانہ نے نمازِ اشراق پڑھی اور آپ ﷺ کو ایک پیالے میں طعام (کھانا) پیش کیا گیا۔[35] (الحدیث، البیھقی فی دلائل النبوۃ)

(۲۲) قُدامہ وحنظلہ (دونوں ثقات ہیں) فرماتے ہیں کہ جب سورج مطلع (جائے طلوع) سے باہر نکل کر خوب ظاہر ہو جاتا اور لوگ (صحابہ) اپنے گھروں کو چلے جاتے، تو رسول اکرم ﷺ مسجد شریف میں تشریف لا کر دو(۲) یا چار(۴) رکعات (نمازِ اشراق) پڑھ کر واپس اپنی جگہ تشریف لے جاتے۔[36] (ابن مندہ و ابن شاھین)

(۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ رکنِ یمانی کے پاس (مسجد کے جنوب مشرقی ستون کے پاس) دو(۲) رکعات نمازِ اشراق پڑھتے تھے۔ (ابن عدی) اس روایت میں نافع متروک الحدیث[37] ہے۔[38]

(۲۴) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو نمازِ اشراق پڑھتے دیکھا، نماز کے بعد آپ ﷺ نے یہ دعا سو(۱۰۰) بار پڑھی: "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ"[39]

یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

انتباہ: نبی پاک ﷺ کی ایسی دعا امت کی تعلیم کے لیے ہوتی ہے، اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی گناہ تھا جس کی بخشش مانگی جارہی تھی۔

---

32) مصنف ابن ابي شيبه ،باب من كان يصليها،5/181 ،الحديث ،8000 ،مكتبة العلوم والحكم ، مدينه ،الطبعة اولي،2009م۔

33) الترغيب والترهيب ،باب الصاد، باب الترغيب فى صلوة الضحى،3/293 ،الحديث ،1972 ، دار الؤلؤه ،مصر ، الطبعة اولي،1443ھ2022م۔

34) الحاوى للفتاوى ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في انه صلاها،1/47 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت، لبنان،1424ھ،2004م۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الصلاة، باب صلاة الضحى،2/235 ،الحديث ،3404 ،مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر : 1414 ھ، 1994 م۔

35) الحاوى للفتاوى ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في انه صلاها،1/47 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت، لبنان،1424ھ،2004م۔

36) الحاوى للفتاوى ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في انه صلاها،1/47 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت، لبنان،1424ھ،2004م۔

37) متروک الحدیث وہ ضعیف حدیث ہے جس کا راوی جھوٹا ہو، اس پر کذب (جھوٹ) کی تہمت ہو، یا وہ عام بول چال میں جھوٹ بولتا ہو، اور محدثین نے اس کی روایت قبول کرنے سے انکار کیا ہو۔ یہ روایت شدتِ ضعف کی وجہ سے ناقابلِ حجت ہوتی ہے اور اسے "حدیثِ منکر" سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے۔

38) الحاوى للفتاوى ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في انه صلاها،1/47 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت، لبنان،1424ھ،2004م۔

39) مشكاة المصابيح ،الفصل الثانى ،باب الاستغفار والتوبه،2/727 ، الحديث ،2352 ،المكتب الاسلاميه ،الطبعة الثالثه،1985م۔

(۲۵) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے، تم پر نہیں، اور میں نمازِ اشراق پڑھنے پر مامور ہوں اور تم مامور نہیں۔"[40] (ابن ابی حاتم)

فہرست راویانِ احادیثِ اِشراق

جن لوگوں نے نمازِ اشراق کو بدعت (بدعتِ سیئہ) کہا، انہوں نے اپنا انجام برباد (تباہ) کیا، اس لیے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے خود بھی پڑھی ہے اور اس کی ترغیب بھی دی ہے، اور اس کے صرف ایک راوی نہیں بلکہ کثیرُ التعداد (بڑی تعداد میں) صحابہ راویوں نے اسے روایت کیا ہے۔ چند اسماءِ گرامی ملاحظہ ہوں:

(۱) انس، (۲) بریدہ، (۳) جابر، (۴) حذیفہ (۵) حسن بن علی، (۶) زید بن ارقم، (۷) عبد اللہ بن ابی اَوفی، (۸) عبد اللہ بن جراد (۹) ابن عباس، (۱۰) عبد اللہ بن عمر، (۱۱) ابن عمرو، (۱۲) عقبہ بن عبد السلمی (۱۳) عقبہ بن عامر، (۱۴) علی المرتضیٰ، (۱۵) عمر بن الخطاب، (۱۶) معاذ بن انس جُہنی (۱۷) نعیم بن حمار، (۱۸) نواس بن سمعان، (۱۹) ابو امامہ، (۲۰) ابو الدرداء (۲۱) ابوذر، (۲۲) ابو مرہ الطَّائِفِيّ، (۲۳) ابو موسیٰ، (۲۴) ابو ہریرہ (۲۵) عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔[41] (الحاوی للفتاوی، صفحہ ۶۲، جلد ۱)

فائدہ : ان حضرات کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نہ صرف خود نمازِ اشراق پڑھتے تھے بلکہ امت پر شفقت کرتے ہوئے انہیں اس کے پڑھنے کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ وہ روایات پیش کی جاتی ہیں۔

اَحادیثِ ترغیب

(۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نمازِ اِشراق بارہ (۱۲) رکعات پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔[42] (ترمذی و ابن ماجه)

(۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر وہ اسی جگہ پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا، پھر اس نے دو (۲) رکعت نفل (اِشراق) پڑھی تو اس کے لیے کامل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ یہ جملہ آپ ﷺ نے تین (۳) بار دہرایا۔[43] (اصبهانی فی الترغیب) اسے کہتے ہیں غریبوں کا حج، تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "غریبوں کا حج"۔

(۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اِشراق کی دو (۲) رکعت اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کے اعتبار سے مقبول عمرہ و مَبرور (مقبول) حج کے برابر ہیں۔[44] (ابو الشیخ فی الثواب)

---

40) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في انه صلاها، 48/1، مطبوعه دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

41) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في انه صلاها، 46/1، مطبوعه دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

42) سنن الترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوۃ الضحی، 23/2، الحدیث، 478، دار الرسالة العالمیه، الطبعة اولي، 1430ھ 2009م۔

43) الترغیب والترهیب، باب الصاد، باب الترغیب فی صلوۃ الضحی، 286/3، الحدیث، 1957، دار الؤلؤہ، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ 2022م۔

44) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 48/1، مطبوعه دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

لمعات التنقیح في شرح مشکاۃ، کتاب الصلوۃ، باب المساجد ومواضع الصلوۃ، 482/2، الحدیث، 728، دار النوادر، مصر، الطبعة اولي، 1435ھ 2014م۔

(۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے بطورِ وصیّت فرمایا: اے انس (رضی اللہ عنہ) دو (۲) رکعت اِشراق پڑھا کرو، یہ اَوّابین (اللہ کے مقرب لوگ) کی نماز ہے۔[45] (اصبهانی)

(۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نمازِ اِشراق پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ اور گیارہ (۱۱) بار قل ھو اللہ احد اور آیت الکرسی دس (۱۰) بار پڑھی، ان کے لیے رضوان اللہ الاکبر (اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی خوشنودی) واجب ہو گئی۔[46] (اصبهانی)

شرح الحدیث: حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں اور حاصل (نتیجہ) کلام یہ ہوا کہ نمازِ اِشراق کی دو (۲) رکعتوں کا ثواب حج و عمرہ کے ثواب جیسا ہے، یعنی حج کا ثواب باجماعت نمازِ فجر پڑھنے اور عمرہ کا ثواب نمازِ اِشراق پڑھنے کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ حقیقت میں یہ حج و عمرہ کے مثل نہیں کیونکہ ثواب مشقّت کے اندازہ پر ہوتا ہے، لیکن اُن کے مشابہ ہے اور اس میں اتنا ثواب ہے کہ گویا وہ عین ہے۔ عُلَماء نے اُسے ناقِص (اَدھورے) کو کامِل (مُکَمَّل) کے ساتھ مُلحق (شامل) کرنے کے باب سے قرار دیا ہے۔[47] (اشعة اللمعات، جلد ا، صفحه ۴۲۳)

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نمازِ اِشراق کی فضیلت مَشروط (شرط کے ساتھ وابستہ) نمازِ صبح باجماعت بتائی ہے،[48] لیکن یہ ضروری نہیں کہ جماعت مسجد میں ہو بلکہ بیرونِ مسجد مثلاً گھر کی جماعت کافی ہے۔ امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **وَلَوْ مَعَ أَهْلِ بَيْتِهِ** یعنی رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد نمازِ باجماعت سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ اپنے گھر وغیرہ میں ہی نمازِ فجر باجماعت پڑھیں، پھر ذکرِ الٰہی (اللہ کی یاد) میں مَشغول (مصروف) رہیں۔[49]

حضرت امام حسن بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: **" مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللهَ إِلَى أَنْ مَطْلَعِ الشَّمْسِ "**[50] (غنية الطالبين، جلد ۲، صفحه ۹۴؛ مراقي الفلاح، صفحه ۱۲)

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی (روایت کردہ) ہے کہ کوئی بندہ صبح کی نماز پڑھ کر طلوعِ شمس (سورج نکلنے) تک بیٹھا رہے، پھر دو (۲) یا چار (۴) رکعت پڑھے، تو اس کے لیے یہ بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، یعنی دنیا و مافیہا (دنیا اور اس کی تمام چیزوں) سے اِشراق پڑھنا افضل (زیادہ فضیلت والا) ہے۔ (اصبهانی)

(۳۲) نبی پاک ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ "اے انس! نمازِ اِشراق پڑھا کرو، یہ ابرار (نیکوکاروں) کی نماز ہے، اور جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو السلام علیکم کہا کرو، تمہارے گھر میں خیر و برکت ہو گی۔[51] (ابو نعیم)

---

45) الترغيب والترهيب، باب الصاد، باب الترغيب في صلوة الضحى، 291/3، الحديث: 1967، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

46) الترغيب والترهيب، باب الصاد، باب الترغيب في صلوة الضحى، 288/3، الحديث: 1963، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

47) لمعات التنقيح في شرح مشكاة، كتاب الصلوة، باب المساجد ومواضع الصلوة، 482/2، الحديث: 728، دار النوادر، مصر، الطبعة اولي، 1435ھ2014م۔

48) الترغيب والترهيب، باب الصاد، باب الترغيب في صلوة الضحى، 286/3، الحديث: 1957، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

49) حاشيه طحطاوى على الايضاح، كتاب الصلوة، 181، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، الطبعة اولي، 1418ھ1998م۔

50) ترجمہ: "جو شخص فجر کی نماز مسجد میں پڑھے، پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔"۔ (ط۔ ضیائی)

مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، كتاب الصلوة، باب احكام الصلوة، 74، المكتبة العصريه، الطبعة اولي، 1425ھ2005م۔

51) حلية الاولياء وطبقات، ذكر بعض ائمة البلدان، حاتم الاصم، 83/8، مطبعة السعادة، مصر، الطبعة اولي، 1394ھ1974م۔

(۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ کا نام باب الضحیٰ ہے، اس میں وہی داخل ہوں گے جو باقاعدہ اِشراق پڑھتے ہوں گے، بلکہ وہ باب الضحیٰ اپنے سے داخل ہونے والوں کے اشتیاق (شدید خواہش) میں ایسے روتا ہے جیسے اونٹنی اپنے بچے کے لیے۔[52]

(رواہ ابن عساکر)

(۳۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے سُنا کہ ہر انسان میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کے عوض صدقہ (خیرات) ضروری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اتنا صدقہ کون کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے کھنگار (رکاوٹ یا ملبہ) کو دفنانا اور راستے سے کوئی شے یا کنکر ہٹانا ہی اس کا بدلہ ہے، اگر یہ نہیں کر سکتے تو نمازِ اِشراق پڑھنا اسے کفایت کرے گا۔[53]

(حمید بن زنجویة فی فضائل الاعمال)

(۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد شریف میں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا: اے جابر! تو نے اِشراق پڑھی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں جا کر اِشراق پڑھو۔[54]

(۳۶) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عبادت کے لائق نہ جانے اور نمازِ اِشراق کی پابندی کرے، تو اس پر کوئی دمِ حرام (سخت گرفت یا پابندی) لازم نہیں آئے گا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم (حفاظت) میں آ گیا ہے۔ اس لیے اسے چاہیے کہ وہ یہ دونوں عمل کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادتِ کریمہ ہے کہ جس بندے کو اپنے ذمہ لے لے، اسے ضائع نہیں کرتا۔[55]

(بیھقی فی شعب الایمان)

(۳۷) سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ مسجد میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو، پھر وہ اِشراق کی دو رکعت پڑھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا کہ اسے دوزخ میں ڈالے یا دوزخ اسے لقمہ (نوالہ) بنائے۔[56] (حمید بن زنجویه فی فضائل الاعمال و البیهقی فی شعب الایمان)

(۳۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اہلِ قباء کے ہاں تشریف لے گئے، تو وہ لوگ طلوعِ شمس کے بعد نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اوّابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں) کی نماز ہے، جیسے اونٹنیوں کے بچے دودھ چھوڑ دیتے ہیں۔[57] (ابن ابی شیبه و مسلم)

---

52) تاريخ دمشق لابن عساكر، 367/35، الحديث7219، حرف العين، عبد الرحمن بن محمد بن الجارود بن هارون الرقي، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع عام النشر: 1415ھ 1995م

ديلمي، باب الالف، 206/1، الحديث، 787، دار الكتب العلميه، بيروت، الطبعة اولي، 1406ھ 1986م۔

53) صحيح ابن حبان، ذكر كتبة الله جل وعلا الصدقة للمرء بصلاة الضحى، 197/1، الحديث، 132، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة اولي، 1433ھ 2012م۔

شعب الايمان، ان يحب الرجل لاخيه المسلم، 512/7، الحديث، 11164، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، الطبعة اولي، 1421ھ، 2000۔

الحاوی للفتاوی، باب صلوة النوافل، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 49/1، مطبوعه دار الفكر، بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

54) الترغيب والترهيب، باب الصاد، باب الترغيب فی صلوة الضحى، 288/3، الحديث، 1961، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ 2022م۔

55) الحاوی للفتاوی، باب صلوة النوافل، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 49/1، مطبوعه دار الفكر، بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

56) شعب الايمان، باب الصلوة، فصل في صلوات الخمس في الجماعت، 384/4، الحديث، 2697، مكتبة الرشد، الطبعة اولي، 1423ھ 2003م۔

57) صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب صلاة الأوليين حين ترمض الفصال، 515/1، الحديث، 748، دار احياء التراث، بيروت، الطبعة اولي، 1374ھ 1955م۔

(۳۹) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نمازِ اوّابین کا وقت اونٹنی کے بچوں پر دھوپ پڑنے کے وقت ہے۔[58](عبد بن حمید و سمویه)

(۴۰) عبداللہ بن جرار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ منافق اِشراق نہیں پڑھے گا اور نہ ہی سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ.[59] (دیلمی)

(۴۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابنِ آدم کے روزانہ ہر جوڑ پر صدقہ فرض ہے، اور ان سب کے لیے نمازِ اِشراق کافی ہے۔[60] (الطبرانی فی الاوسط)

(۴۲) شعبہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے غلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا سورج کا سایہ نیچے گرا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ یہ سُن کر آپ نے اُٹھ کر نوافلِ اِشراق پڑھی۔[61] (ابن ابی شیبه فی المصنف)

(۴۳) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نمازِ اِشراق سورج کے سائے کے اِنقطاع (خاتمے) کے بعد ہے۔[62] (سعید بن منصور)

(۴۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ایک فوج کا دستہ بھیجا تو مالِ غنیمت حاصل کر کے فوراً واپس آ گئے۔ صحابہ کرام نے کہا: یہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ قریب مسافت (فاصلہ) میں جنگ کو گئے اور پھر غنیمت پا کر فوراً واپس آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو ان کے اعمال سے بہتر ہے؟ وہ یہ ہے کہ جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف نوافلِ اِشراق کے لیے چلے، تو وہ ان لوگوں کی قرب کی جنگ اور کثرتِ مالِ غنیمت اور جلد واپسی کے اعمال سے بہتر ہے۔[63] (احمد، طبرانی بسند رجاله ثقات)

(۴۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق نمازِ اِشراق کا پوچھا گیا تو فرمایا کہ آپ نمازِ اِشراق پڑھتے ہیں، لیکن دس دس دن چھوڑ دیتے تھے، یعنی اس پر مُداوَمت (استمرار، پابندی) نہیں کرتے تھے۔[64] (سعید بن منصور، ابن ابی شیبه)

(۴۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھے دن کے پہلے حصے میں دو رکعت کی ضمانت (یقین دہانی، وعدہ) دے، میں تیری آخری دن کی کفایت (کافی کرنا، پورا کرنا) کروں گا۔[65] (طبرانی)

(۴۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے اِشراق پڑھی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور سفر و حضر (سفر یا قیام) میں نماز ترک نہ کی، تو اس کے لیے شہید جیسا ثواب لکھا جائے گا۔ (طبرانی بسند حسن)

---

58) مسند عبد بن حميد ،عبد الله بن ابي اوفي، الاحزاب،187، الحديث ،527، مكتبة السنه ،القاهره، الطبعة اولي،1408ھ1988مر۔

59) ديلمي ،باب الميم،303/4، الحديث ،6621 ، دار الكتب العلميه،بيروت ،الطبعة اولي،1406ھ1986مر۔

60) معجم الوسط للطبرانی ،باب العين،من اسمه عبد الله، 365/4، الحديث ،4449 ، دار الحرمين،القاهره ،الطبعة اولي،1415ھ1995مر۔

61) الحاوی للفتاوی ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 50/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان،1424ھ2004مر۔

62) سنن سعيد بن منصور في حاشية ،سورة ص ، 174/7، الحديث ،1832 ، دار الالوكة،رياض ،الطبعة اولي،1433ھ2012مر۔

63) مسند احمد ،مقدمات، مسند عبد الله بن عمرو عاص، 213/11، الحديث ،6638، مؤسسة الرسالة، ،الطبعة اولي،1421ھ2001مر۔

64) مصنف ابن ابي شيبه ،كتاب الصلوة،من كان يصليها، 182/5، الحديث ،8004 ، دار كنوز،رياض ،الطبعة اولي،1436ھ2015مر۔

65) معجم الكبير للطبرانی ،باب القاسم بن عبد الرحمن،عن ابي امامة، 179/8، الحديث ،7746 ، دار الصميعي،رياض ،الطبعة اولي،1415ھ1994مر۔

(۴۸) عقبہ بن عبد السلمی اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر وہاں بیٹھا رہا یہاں تک کہ دو رکعت اِشراق پڑھی، تو اسے حج اور عمرہ والے جیسا ثواب ملے گا، یعنی کامل حج اور کامل عمرہ کا ثواب پائے گا۔[66]

(طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان، حمید بن زنجویه فی فضائل الاعمال)

(۴۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نمازِ اِشراق کی دو رکعت پڑھیں اور ان میں سورۃ الشمس وضحاھا اور سورۃ الضحیٰ پڑھیں۔[67] (ابو یعلی)

(۵۰) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو طلوعِ شمس کے بعد نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ اسے کبھی نہ چھوڑو، جب سورج ایک یا دو نیزہ کے برابر نکل آئے تو اِشراق پڑھا کرو، یہ اوّابین (اللہ والوں) کی نماز ہے۔[68] (ابن ابی شیبه فی المصنف)

(۵۱) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج کا دستہ بھیجا، وہ بڑا مالِ غنیمت لے کر جلد واپس آ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ، ہم نے کوئی فوج کا ایسا دستہ نہیں دیکھا کہ وہ جنگ سے جلد واپس آئے اور بہت زیادہ مالِ غنیمت لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو اس فوج کے عمل سے بہتر ہے؟ سب نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: جو لوگ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، یہ لوگ مذکورہ بالا دستہ فوج سے بہتر اور افضل ہیں۔[69] (حمید بن زنجویه فی فضائل الاعمال)

(۵۲) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے بندگانِ خدا! نمازِ اِشراق پڑھا کرو۔[70] (ابن ابی شعبه فی المصنف)

(۵۳) معاذ بن انس جُہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے، پھر دو رکعت پڑھے، اور اس دوران خیر و بھلائی کرے یعنی ذکرِ الٰہی یا درود شریف یا کوئی اور نیک کام، تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[71] (ابوداؤد و البیهقی فی السنن)

(۵۴) نعیم بن حمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میرے لیے اول دن میں چار رکعت کی کمی نہ کر، میں تیری آخرِ دن میں کفایت کروں گا۔[72] (ابوداؤد، البیهقی فی شعب الایمان)

---

66) معجم الكبير للطبراني ،باب ابو عامر الالهاني ،عن ابي امامة ،148/8 ،الحديث :7649 ، دار الصميعي ،رياض ،الطبعة اولي ،1415ھ1994م۔

67) الحاوی للفتاوی ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها ،50/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت ،لبنان ،1424 ھ ،2004م۔

68) مصنف ابن ابي شيبه ،كتاب الصلوة ،اي ساعة تصلي الضحي ،184/5 ،الحديث :8015 ، دار كنوز ،رياض ،الطبعة اولي ،1436ھ2015م۔

69) الحاوی للفتاوی ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها ،51/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت ،لبنان ،1424 ھ ،2004م۔

مسند احمد ،مقدمات ،مسند عبد الله بن عمرو عاص ،213/11 ،الحديث :6638 ،مؤسسة الرسالة ، ،الطبعة اولي ،1421ھ2001م۔

70) مصنف ابن ابي شيبه ،كتاب الصلوة ،اي ساعة تصلي الضحي ،184/5 ،الحديث :8014 ، دار كنوز ،رياض ،الطبعة اولي ،1436ھ2015م۔

71) سنن ابي داؤد ،باب صلوة الضحي ،461/2 ،الحديث :1287 ، دار الرسالة عالميه ،الطبعة اولي ،1430ھ2009م۔

72) سنن ابي داؤد ،باب صلوة الضحي ،462/2 ،الحديث :1289 ، دار الرسالة عالميه ،الطبعة اولي ،1430ھ2009م۔

(۵۵) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو میرے لیے اولِ نہار (صبح کے آغاز) میں چار رکعت کی کمی نہ کر، میں تیری آخرِ دن میں کفایت کروں گا۔[73] (طبرانی بسند رجالہ ثقات)

(۵۶) حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کے لیے نکلا، تو اس کا اجر حاجی (حج کرنے والے جیسا ثواب) جیسا ہے، اور جو نمازِ اِشراق کے لیے گھر سے مسجد کی طرف چلتا ہے اور وہ صرف اسی نماز کے لیے ہی نکلتا ہے، تو اس کا اجر عمرہ والے جیسا ہے، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھے، بشرطیکہ اس میں لغو و کذب (فضول اور جھوٹ) کا ارتکاب نہ ہو، تو اس کا اعمال نامہ عِلّیون (بلند قدر لوگوں) میں لکھا جائے گا۔[74] (بیہقی)

فائدہ: انسان چونکہ طبعی (فطری) طور پر غافل (بے خبر) اور ڈھیلا (سُست) ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں کے دہانے (منہ، دروازے) اتنے کھلے چھوڑے ہوئے ہیں کہ ایک ایک سیکنڈ میں اَربوں کھربوں انسان نیکیاں کمائے۔ مثلاً دیکھئے حج اور عمرہ کے لیے کتنا زرِ کثیر (بہت زیادہ مال) خرچ کیا جاتا ہے اور سفر کی کوفت (تکلیف، مشقت) اٹھانی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر بے شمار تکالیف و مشکلات (پریشانیوں) کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن یہاں گھر ہی میں روزانہ پانچ وقت حج اور عمرہ کا ثواب مفت مل جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمیں پہلے نماز پڑھنے کا شوق نہیں، اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو مسجد میں جانے کے بجائے گھر پر پڑھ لیتے ہیں، اور اشراق تو ویسے ہی نصیب نہیں ہوتی۔

فائدہ: جس نے گھر پر وضو کیا اور مسجد میں نمازِ جماعت کے لیے آیا اور پھر اس نے دو رکعت اشراق پڑھی تو اس کو عمرہ والے کا ثواب ملے گا۔ یہ سعید بن منصور کی روایت کا اضافہ ہے، لیکن مذکورہ بالا حدیث کے عین مطابق ہے۔

لطیفہ: کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کتنے حج پڑھے اور کتنے عمرے کیے؟ میں نے کہا فقیر روزانہ گھر پر پانچ حج ادا کرتا ہے اور ایک عمرہ۔ سائل (پوچھنے والا) تعجب (حیرانی) کرنے لگا۔ میں نے اسے یہی حدیثِ شریف سنائی تو حیران ہو گیا، بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ پانچ وقت گھر سے وضو کر کے مسجد میں نمازِ باجماعت پڑھنے لگا اور اشراق کی بھی پابندی کرلی۔

(۵۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ آیتِ: وَإِبْرَٰهِيمَ ٱلَّذِي وَفَّىٰٓ[75] (النجم:۳۷) میں «وَفَّىٰٓ» سے کیا مراد ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ (اللہ اور اسکا رسول سب سے بہتر جانتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَفَّىٰٓ» سے مراد ان کے اول دن کے اعمال میں سے چار رکعات یعنی اِشراق ہے۔[76] (بیہقی)

(۵۸) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو میرے لیے دن کے پہلے حصے میں چار رکعت پڑھا کر، میں تیرے دن کے آخر حصے کی کفایت کروں گا۔[77] (طبرانی)

---

73) معجم الكبير للطبرانی ،باب القاسم بن عبد الرحمن،عن ابي امامة، 179/8، الحديث ،7746 ، دار الصميعي،رياض ،الطبعة اولي،1415ھ1994م۔

74) سنن الكبرى للبيهقی ،باب من استحب تاخيرها ،عن ابي امامة، 70/3، الحديث ،4910 ، دار الكتب العلميه ،بيروت، لبنان ،الطبعة الثالثه،1424ھ2003م۔

75) ترجمہ کنزالایمان: اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجالایا۔ (ط۔ ضیائی)

76) الحاوی للفتاوی ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 52/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان، 1424 ھ، 2004م۔

77) معجم الكبير للطبرانی ،باب القاسم بن عبد الرحمن،عن ابي امامة، 179/8، الحديث ،7746 ، دار الصميعي،رياض ،الطبعة اولي،1415ھ1994م۔

(۵۹) حضرت ابو امامہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی، پھر طلوعِ شمس تک اسی جگہ پر بیٹھا ذکر کرتا رہا، پھر اٹھ کر دو رکعت نفل پڑھی، تو اس کی یہ دو نفل حج و عمرہ کے ثواب کے برابر بن جائیں گی۔[78] (طبرانی بسند جید)

(۶۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب سورج اپنے مطلع سے طلوع کرے اور اتنا اوپر ہو جائے جیسے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے، اور کوئی اس وقت (اشراق کے وقت) دو یا چار رکعات پڑھے، تو اسے اسی دن کے سارے دن کا اجر و ثواب نصیب ہو گا اور اس کے خطاء (گناہ) معاف کر دیے جائیں گے۔ اگر وہ اسی دن مر گیا، تو سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔[79] (طبرانی بسند جید)

(۶۱) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے وصیّت فرمائی کہ تین چیزوں کو کبھی نہ چھوڑنا جب تک زندہ رہو:

(۱) ہر ماہ کے تین روزے، (۲) نمازِ اِشراق، (۳) وتر سے پہلے نیند نہ کروں۔[80] (مسلم)

(۶۲) حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! دن کے پہلے حصے میں تو میرے لیے چار رکعت پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری حصے میں تیری کفایت کروں گا۔[81]

(۶۳) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! کیا تو عاجز ہے کہ دن کے اول حصے میں چار رکعات پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری حصے میں تیری کفایت کروں گا۔[82] (احمد و البیهقی بسند جید)

(۶۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نمازِ اِشراق کی محافظت (نگرانی، حفاظت) اوّاب (ولی اللہ، پرہیز گار لوگ) ہی کرتے ہیں۔[83] (بیهقی)

(۶۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اِشراق کی دو (۲) رکعت پڑھی، وہ غافل لوگوں میں نہ لکھا جائے گا، اور جو اِشراق کی چار (۴) رکعات پڑھے، وہ عابدین (عبادت گزار لوگوں) میں لکھا جائے گا، اور جس نے چھ (۶) رکعات پڑھیں، وہ قانتین (فرمانبردار لوگوں) میں لکھا جائے گا، اور جس نے بارہ (۱۲) رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔[84] (طبرانی بسند حسن)

(۶۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی آدم کے روزانہ ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پھر کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے، امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) صدقہ ہے، نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) صدقہ ہے، راستہ سے اذیت و تکلیف یا کوئی رُکاوٹ ہٹانا صدقہ ہے، اپنے اہل کا خرچہ بھی صدقہ ہے، اور ان سب کے لیے نمازِ اِشراق کی دو رکعت ہی کافی ہیں۔[85] (مسلم)

---

78) معجم الكبير للطبراني، باب ابو عامر الالهاني، عن ابي امامة، 148/8، الحديث، 7649، دار الصميعي، رياض، الطبعة اولي، 1415ھ 1994م۔

79) الحاوي للفتاوي، باب صلوة النوافل، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 52/1، مطبوعه دار الفكر، بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

80) صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب استحباب صلوة الضحى، 499/1، الحديث، 721، دار احياء التراث، بيروت، الطبعة اولي، 1374ھ 1955م۔

81) معجم الكبير للطبراني، باب القاسم بن عبد الرحمن، عن ابي امامة، 179/8، الحديث، 7746، دار الصميعي، رياض، الطبعة اولي، 1415ھ 1994م۔

82) معجم الكبير للطبراني، باب القاسم بن عبد الرحمن، عن ابي امامة، 179/8، الحديث، 7746، دار الصميعي، رياض، الطبعة اولي، 1415ھ 1994م۔

83) شعب الايمان، باب الصلوة، فصل في صلوات الخمس في الجماعت، 454/4، الحديث، 2802، مكتبة الرشد، الطبعة اولي، 1423ھ 2003م۔

84) الحاوي للفتاوي، باب صلوة النوافل، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 52/1، مطبوعه دار الفكر، بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

85) صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب استحباب صلوة الضحى، 499/1، الحديث، 720، دار احياء التراث، بيروت، الطبعة اولي، 1374ھ 1955م۔

(٦٧) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اِشراق کی دو(۲) رکعت پڑھو گے تو تم غافلین میں نہیں لکھے جاؤ گے، اگر چار (۴) رکعت پڑھو گے تو محسنین (نیک لوگ) میں لکھے جاؤ گے، اگر چھ (۶) رکعت پڑھو گے تو قانتین (فرمانبردار لوگ) میں لکھے جاؤ گے، اگر آٹھ (۸) رکعت پڑھو گے تو فائزین (کامیاب لوگ) میں لکھے جاؤ گے، اگر دس (۱۰) رکعت پڑھو گے تو تمہارے حق میں لکھا جائے گا کہ اس نے آج کوئی گناہ نہیں کیا، اور اگر بارہ (۱۲) رکعت پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ جنت میں تمہارا گھر بنائے گا۔[86] (بزار، بیھقی، اصبھانی، حمید بن زنجویه فی فضائل الاعمال)

(٦٨) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی پاک ﷺ نے وصیّت فرمائی کہ میں نمازِ اِشراق سفر میں بھی پڑھا کروں۔[87] (ابن عدی)

(٦٩) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نمازِ اِشراق چار رکعت پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔[88] (طبرانی فی الکبیر)

(٧٠) حضرت ابومرہ طائفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں چار رکعت نفل پڑھا کر، میں دن کے آخری حصے میں تیری کفایت کروں گا۔[89] (احمد بسند رجاله رجال الخ)

(٧١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل (نبی پاک ﷺ) نے تین باتوں کی وصیّت فرمائی: (۱) ہر ماہ تین روزے رکھنا، (۲) دو رکعت نمازِ اِشراق پڑھنا، (۳) نیند سے پہلے وتر ادا کرنا۔[90] (رواه الشیخان)

(٧٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نمازِ اِشراق پر مُحافَظت (نگرانی، پابندی) فرمائی، اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے، چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[91] (ابن ابی شیبه ، ترمذی، ابن ماجه)

(٧٣) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ اِشراق پر اوّاب (ولی اللہ، پرہیز گار لوگ) ہی محافظت کرتے ہیں اور یہ اوابین (اولیاء اللہ) کی نماز ہے۔[92] (بخاری فی التاریخ، حاکم فی المستدرک، اور مسلم نے اس کی سند کو صحیح کہا)

(٧٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الضحیٰ ہے۔ قیامت کے دن منادی (پکارنے والا) نداء کرے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو نمازِ اِشراق پر مُداوَمت (پابندی) کرتے تھے؟ یہ باب انہی کا ہے، اس میں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہو جائیں گے۔[93] (طبرانی فی الاوسط)

---

86) الحاوی للفتاوی ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 52/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

87) الحاوی للفتاوی ،باب صلوة النوافل ،الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها، 53/1 ، مطبوعه دار الفكر ،بيروت، لبنان، 1424ھ، 2004م۔

88) معجم الكبير للطبرانی ،باب مسند النساء ،عن ام حبيبة، 230/23، الحديث ،432 ، دار الصميعي، رياض ،الطبعة اولي، 1415ھ 1994م۔

89) مسند احمد ، حديث ابی ہند داری، ابن ہمار الغطفانی، 143/38، الحديث ،22474 ، مؤسسة الرسالة، رياض ،الطبعة اولي، 1421ھ 2001م۔

90) صحيح مسلم ،كتاب الصلوة، باب استحباب صلوة الضحی، 499/1، الحديث ،721 ، دار احياء التراث ،بيروت، الطبعة اولي، 1374ھ 1955م۔

91) سنن ابن ماجه ،ابواب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلوة الضحی، 393/2، الحديث ،1382 ، دار الرسالة العالمية ، الطبعة اولي، 1430ھ 2009م۔

92) التاريخ الكبير للبخاری ،باب الف ، إسماعيل بن عبد الله ، 366/1، الحديث ،1157 ، دائرة المعارف العثمانيه ، حيدرآباد، دكن۔

93) معجم الوسط للطبرانی ،باب ميم ،من اسمه محمد ، 195/5، الحديث ،5060 ، دار الحرمين، القاہره ،الطبعة اولي، 1415ھ 1995م۔

(۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی پاک ﷺ نے ایک فوج کا دستہ بھیجا، ہم نے کوئی دستہ ایسا نہیں دیکھا کہ جنگ سے اتنا جلد واپس آیا ہو اور مالِ غنیمت بھی بہت زیادہ حاصل کی ہو۔ ایک صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، اس جیسا دستہ جو جنگ سے جلد واپس آیا اور غنیمت بھی بہت زیادہ حاصل کی، ہم نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس نے اچھا وضو کر کے مسجد میں آنے کا ارادہ کیا، صبح کی نماز پڑھی، پھر اپنے وقت پر نفل اِشراق پڑھی، تو وہ گویا جنگ سے جلد واپس آیا اور بہت زیادہ مال غنیمت لایا۔[94]

(ابو يعلى بسند رجاله)

(۷۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیّت فرمائی کہ میں اِشراق کے نوافل پڑھا کروں، اور فرمایا: یہ اوّابین (اولیاء اللہ) کی نماز ہے۔[95] (ابن ابی شیبه)

(۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دو(۲) رکعت نمازِ اِشراق کو لازم پکڑو، یہ بنوبُحثُر (قبیلہ) کی دو سیاہ اونٹنیوں کے بچوں سے بہتر ہیں۔[96] (ابن ابی شیبه فی المصنف)

(۷۸) محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اِشراق پڑھی اور اس میں گیارہ(۱۱) بار سورۃ اخلاص پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔[97]

(۷۹) کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے دن کے پہلے تین(۳) ساعات (گھنٹے) میں دو رکعت اِشراق پڑھی، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.، اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور مُعوّذتین (سورۃ الناس والفلق) پڑھی، اور رکوع و سجود مکمل طور ادا کیے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر بال کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھے گا۔[98] (سعيد بن منصور)

(۸۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دورِ اول میں کچھ نمازیں مشہور تھیں: صلوٰۃ الأوّابین، صلوٰۃ المُنیبین، صلوٰۃ التوّابین، صلوٰۃ الاوابین دو رکعت قبل از ظہر ہیں اور صلوٰۃ المنیبین نمازِ اشراق ہے، صلوٰۃ التوابین مغرب سے پہلے دو رکعت ہیں۔[99]

ازالہ وہم: مذکورہ بالا روایات میں نمازِ اِشراق کی کوئی مخصوص تعداد نہیں، لیکن فقہاء کرام نے فرمایا کہ اکثر بارہ(۱۲) رکعات ہیں ان کے ہاں جیسا کہ ابن حجر نے تنبیہ فرمائی ہے اور اسحاق بن راہویہ نے فرمایا کہ سنت رکعات تو متعین ہیں لیکن نوافل کے لیے کوئی تخصیص (خاص تعداد) لازم نہیں۔ مثلاً حضور پاک

---

94) مسند احمد ، مقدمات ، مسند عبد الله بن عمرو عاص ، 213/11 ، الحديث : 6638 ، مؤسسة الرسالة ، الطبعة اولي ، 1421ھ 2001م۔

الحاوی للفتاوی ، باب صلوة النوافل ، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها ، 53/1 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت ، لبنان ، 1424ھ ، 2004م۔

95) مصنف ابن ابي شيبه ، كتاب الصلوة ، اي ساعة تصلي الضحي ، 184/5 ، الحديث : 8015 ، دار كنوز ، رياض ، الطبعة اولي ، 1436ھ 2015م۔

96) مصنف ابن ابي شيبه ، كتاب الصلوة ، من كان يصليها ، 183/5 ، الحديث : 8002 ، دار كنوز ، رياض ، الطبعة اولي ، 1436ھ 2015م۔

97) مصنف ابن ابي شيبه ، كتاب الصلوة ، باب ما يقرأ في صلاة الضحي ، 189/5 ، الحديث : 8032 ، دار كنوز ، رياض ، الطبعة اولي ، 1436ھ 2015م۔

98) الحاوی للفتاوی ، باب صلوة النوافل ، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها ، 54/1 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت ، لبنان ، 1424ھ ، 2004م۔

99) الحاوی للفتاوی ، باب صلوة النوافل ، الأحاديث الواردة في الأمر بها والترغيب فيها ، 54/1 ، مطبوعه دار الفكر ، بيروت ، لبنان ، 1424ھ ، 2004م۔

ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ یہ نوافل آپ ﷺ نے کبھی دو(۲) رکعت پڑھے کبھی چار(۴) کبھی چھ(۶) کبھی آٹھ(۸) یہ صرف امت کی سہولت کے تھا کہ ان میں جو بھی پڑھے تو ماجور ہو گا(اجر پائے گا)۔[100]

(۸۱) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو نوافل بکثرت پڑھنے کے عادی تھے، ان میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نمازِ اِشراق طویل کر کے پڑھتے، پھر گھر لوٹتے، اور نمازِ ظہر کے لیے تشریف لاتے۔[101](سعید بن منصور)

(۸۲) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ صحابہ میں بکثرت نوافل پڑھنے والے تھے۔ آپ عموماً نمازِ اِشراق ضرور پڑھتے تھے۔[102]

(۸۳) قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر کا دروازہ بند کر کے نمازِ اِشراق کافی طویل کر کے پڑھتی تھیں۔[103]
(سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ)

(۸۴) حضرت رباب نے فرمایا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی نمازِ اِشراق بہت زیادہ طویل کر کے پڑھتے تھے۔[104](ابن ابی شیبہ)

(۸۵) کسی نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے ابو سعید! کیا اصحاب رسول ﷺ بھی اِشراق پڑھا کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، صرف فرق اتنا ہے کہ بعض دو(۲) رکعت پڑھتے، بعض چار(۴)، اور بعض تو دوپہر سے پہلے تک پڑھتے رہتے۔[105] (سعید بن منصور)

(۸۶) حضرت اسود(تابعی) سے کسی نے پوچھا: میں نمازِ اِشراق کی کتنی رکعات پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جتنی چاہو۔ یہ وہی ہے کہ ہم اِشراق جتنی چاہیں پڑھیں، ضروری نہیں کہ بارہ(۱۲) رکعات پر مُنْحَصِر (محدود) کیا جائے۔[106] (سعید بن منصور)

(۸۷) حضرت عبد اللہ بن غالب اِشراق کی سو(۱۰۰) رکعات پڑھا کرتے۔[107]

فائدہ: حافظ ابو الفضل عراقی شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ ہم نے صحابہ و تابعین میں کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اِشراق کو بارہ(۱۲) رکعات پر مُنْحَصِر (محدود، پابند) کیا ہو اور نہ ہی ہمارے اَصحاب میں سے کسی نے بارہ(۱۲) کا اِنحصار کیا۔ ہاں، یہ حضرت رویانی نے بتائی اور امام رافعی نے ان کے تابع ہو کر بارہ(۱۲) رکعات کا حکم لگایا۔[108]

---

100) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 54/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

101) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 54/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

102) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 54/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

103) مصنف ابن ابي شیبه، کتاب الصلوۃ، من کان یصلیها، 181/5، الحدیث، 8001، دار کنوز، ریاض، الطبعة اولي، 1436ھ 2015مـ

104) مصنف ابن ابي شیبه، کتاب الصلوۃ، من کان یصلیها، 182/5، الحدیث، 8003، دار کنوز، ریاض، الطبعة اولي، 1436ھ 2015مـ

105) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 54/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

106) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 55/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

107) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 55/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

108) الحاوی للفتاوی، باب صلوۃ النوافل، الأحادیث الواردۃ في الأمر بها والترغیب فیها، 55/1، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 1424ھ، 2004مـ

فائدہ :(مذہب)مالکیہ میں سے امام باجی رحمہ اللہ **شرح الموطا** میں لکھتے ہیں کہ نمازِ اِشراق کی رکعات کی کوئی حصر(حد، محدودیت) نہیں، نہ اس سے بڑھایا جاسکتا ہے اور نہ گھٹایا جاسکتا ہے۔ بس یہ ان نوافل میں سے ہیں کہ جتنا ممکن ہو انسان کو ادا کرنا چاہئے۔[109]

حکایت: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اِشراق کی آٹھ(۸) رکعات بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔ انہیں عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو چار رکعات کھڑے ہو کر پڑھتی ہیں۔ فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جوان خاتون ہیں اور میں بڑھیا ہوں، اسی لیے ان میں اور میرے میں فرق ہے۔[110]

فائدہ :اس واقعہ سے مسئلہ اَخذ(نکالا) کیا گیا ہے کہ کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے میں بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے کے دوگنا ثواب ہے، کیونکہ قائم(کھڑے ہونے والے) کے نماز کا درجہ بیٹھنے والے کی نماز سے زیادہ ہے۔ جو شخص کمی بیشی میں دیکھنا چاہتا ہے، وہ آٹھ(۸) رکعات والی نماز کو سولہ(۱۶) رکعات بیٹھ کر پڑھے اور بارہ(۱۲) رکعات والی نماز کو بیٹھ کر چوبیس(۲۴) رکعات پڑھے۔[111] (ابن ابی شیبہ)

حکایت: سعید بن مرجانہ نے فرمایا کہ میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ آپ اِشراق کے نوافل پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کی رکعات گنی: آپ نے آٹھ(۸) رکعات پڑھیں لیکن ان میں دو گانہ(یعنی دو رکعت) پر نہیں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک سلام سے آٹھ(۸) رکعات پڑھیں۔ آخری رکعت میں تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیا۔

خاتمۃُ الرسالۃ

فقیر نے اس رسالہ کا آغاز ۳ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ بروز اتوار ائیر پورٹ بہاول پور میں کیا اور جہاز میں بھی لکھتا رہا۔ بقایا بر مکان حاجی بشیر احمد اویسی نے ۴، جمادی الاول، ۱۴۲۳ھ بروز سوموار(پیر) مختلف وقفوں سے ختم کیا۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ ﷺ

مدینے کا بھکاری

الفقیر، القادري ابو الصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غُفِرَ لَهُ

بہاول پور۔ پاکستان

۴، جمادی الاول ۱۴۲۳ھ وارد کراچی، باب المدینہ

نوٹ: لہٰذا رسالہ کے اختتام(خاتمے) کے بعد خیال گزرا کہ نوافلِ اِشراق سے متعلقات کا ذکر بھی ہو جائے، اس لیے مضمون کو آگے بڑھایا جاتا ہے بعنوانِ تتمّہ۔

---

109) المنتقى شرح مؤطا، صلوة الضحى، 271/1، مطبعة السعادة، مصر، الطبعة اولي، 1332ھ۔

110) مصنف ابن ابي شيبه، كم يصلى من ركعة، 188/5، الحديث، 8028، دار الكنوز اشبيليا، رياض، الطبعة اولي، 1436ھ 2015م۔

111) "کہ کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے میں بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے کے دوگنا ثواب ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باقی حضرت کا قول ہے۔ (س۔ رضا)

مصنف ابن ابي شيبه، فضائلِ مكه، 519/3، الحديث، 4704، دار كنوز اشبيليا، رياض، الطبعة اولي، 1436ھ 2015م۔

تَتِمّہ

فضائلِ نوافل اِشراق کے بعد ضروری مَسائل واُمور عرض کیے جاتے ہیں تاکہ اِشراق خواں (پڑھنے والے) کے دارین (دنیا وآخرت) کا بھلا ہو۔

مسائلِ اِشراق

مسئلہ ۱: نمازِ اِشراق پڑھنے والا شخص اپنی جائے نماز سے اُٹھ کر دوسروں سے مُصافحہ کر سکتا (ہاتھ ملا سکتا) ہے، بلکہ اچھی گفتگو بھی کر سکتا ہے، کیونکہ جائے نماز پر بیٹھے رہنا شرط نہیں۔ عنقریب اس کا بیان ہو گا، ان شاء اللہ العزیز۔ ایک روایت میں آیا ہے: لَا يَقُولُ إِلَّا أَخِيرًا.

یعنی کہ آخری میں نہ کہے مگر اچھی بات۔[112] وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ (مشكوة، صفحه ۱۰۴، جلد ۲)

مسئلہ ۲: نمازِ اِشراق کے انتظار کے دوران نمازی مسجد کے اندر یا اس کے صحن میں چہل قدمی (گھوم پھر) کر سکتا ہے۔ حدیثِ شریف میں جس کا ذکر ہے، وہ قیدِ اِتفاقی[113] ہے اِحترازی[114] نہیں۔

قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ الطَّحْطَاوِيُّ: ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ تَعَالَى. "أَفَادَ الْعَلَّامَةُ الْقَارِيُّ فِي شَرْحِ الْحِصْنِ الْحَصِينِ أَنَّ الْقَعْدَ لَيْسَ بِشَرْطٍ، وَإِنَّمَا الْمَدَارُ عَلَى الْاِشْتِغَالِ بِالذِّكْرِ هَذَا الْوَقْتَ." قَوْلُهُ: "ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ" وَيُقَالُ لَهُمَا رَكْعَتَا الإِشْرَاقِ، وَهُمَا غَيْرُ سُنَّةِ الضُّحَىٰ. قَوْلُهُ: "تَامَّةٌ" أَيْ كُلٌّ مِنْهُمَا، أَيْ غَيْرُ نَاقِصٍ ثَوَابُهُمَا بِارْتِكَابِ نَحْوِ مَحْظُورٍ إِحْرَامٍ أَوْ فَسَادٍ، وَالْمُرَادُ حَجُّ النَّفْلِ، وَالتَّأْكِيدُ يُفِيدُ أَنَّ لَهُ ذَلِكَ الأَجْرَ حَقِيقَةً وَلَيْسَ مِنْ قَبِيلِ التَّرْغِيبِ.[115] (حاشية المراقى، صفحه ۱۲۱)

وَقَالَ عَلَى الْقَارِيِّ فِي شَرْحِهِ قَوْلُهُ: «ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ»، أَيْ: اسْتَمَرَّ فِي مَكَانِهِ وَفِي الْمَسْجِدِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، فَلَا يُنَافِيهِ الْقِيَامُ لِطَوَافٍ أَوْ لِطَلَبِ عِلْمٍ أَوْ مَجْلِسِ وَعْظٍ فِي الْمَسْجِدِ، بَلْ وَكَذَا لَوْ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ وَاسْتَمَرَّ عَلَى الذِّكْرِ.

وَقَوْلُهُ: «وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ»: قَالَ الطِّيبِيُّ أَيْ: ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ أَنْ تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قَدْرَ رُمْحٍ حَتَّى يَخْرُجَ وَقْتُ الْكَرَاهَةِ، وَهَذِهِ الصَّلَاةُ تُسَمَّى صَلَاةَ الْإِشْرَاقِ وَهِيَ أَوَّلُ الضُّحَىٰ، «كَانَتْ»، أَيْ الْمَثُوبَةُ. وَأَبْعَدَ ابْنُ حَجَرٍ فَقَالَ: أَيْ هَذِهِ الْحَالَةُ

---

112) مشكاة المصابيح، الفصل الثانی، باب صلوة الضحي، 413/1، الحديث 1317، المكتب الاسلاميه، الطبعة الثالثه، 1985م۔

113) القيد الاتفاقي: ہُوَ القَيدُ الَّذِي لايَنفِي الحُكمُ عِندَ عَدَمِهٖ (مستفاد بالكوكب ۔۔۔) قید اتفاقی: وہ قید ہے جس کے منتفی ہونے سے حکم مذکور منتفی نہ ہو (جو درحقیقت وضاحت کے لیے ہو)۔

114) القيد الاحترازي: ہُوَ القَيدُ الَّذِي يَنفِي الحُكمُ عِندَ عَدَمِهٖ (مستفاد بالكوكب ۔۔۔)۔یعنی قید احترازی: وہ قید ہے جس کے منتفی ہونے سے مذکورہ حکم منتفی ہو جائے۔

115) ترجمہ: امام احمد الطحطاوی نے فرمایا کہ قول "پھر بیٹھا" پر علامہ القاری نے شرح الحصن الحصین میں وضاحت فرمائی کہ یہاں شرط نہیں ہے کہ لازمی طور پر بیٹھا جائے، بلکہ مدنظر یہ ہے کہ اس وقت ذکر میں مشغول رہے "پھر دو رکعت پڑھی" کو دو رکعت نمازِ اِشراق کہا جاتا ہے، اور یہ نمازِ ضحیٰ کی سنت نہیں ہے "تامة" سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک رکعت کا ثواب مکمل ہے، یعنی اس میں کوئی کمی نہیں، جیسا کہ کسی حرام یا قضائی عمل میں کمی ہو۔ اس میں حج اور عمرے کے ثواب کا حوالہ اور تاکید دی گئی ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ واقعی یہ ثواب حاصل ہوتا ہے، اور یہ صرف ترغیب یا تشویق کے لیے نہیں بتایا گیا۔ (ط۔ ضیائی)

حاشيه طحطاوی على مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، كتاب الصلوة، باب احكام الصلوة، 181، المكتبة العصريه، الطبعة اولي، 1425ھ 2005م۔

الْمُرَكَّبَةُ مِنْ تِلْكَ الْأَوْصَافِ كُلِّهَا «لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ»، أَيْ: أَنَسٌ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ» صِفَةٌ لِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ كَرَّرَهَا ثَلَاثًا لِلتَّأْكِيدِ.[116] (مرقاة شرح المشكوة ،صفحه ۳۶۵ جلد ۲)

وقال الشيخ المحقق الدهلوی ظاهر حدیث در آن است که این ثواب مترتب برنشستن درجائے نماز است و اگر برخیزد ودر خلوت دود و مشغول گرد داین ثواب بر آن مترتب دو در حدیث دیگر نیز آمده است که هر که بعد از نماز در جانی خود نشسة بماند و ذکر کند دعا میکنند اورا فرشتگان بر حمت و مغفرت و دروصایائی مشائخ مذکور است که اگر ترس تفرقه و پریشانی باشد یا ریا راه یا بد درخلوت خود برود و مشغول گردد دو بعض می گوید که ثواب ذکر و مشغولی بحال خود است هرجلکه نبشیند اما جز ائي صبروحمل نفس برآن دیگر است وگفته اند که استقبال قبله درین وقت از دست ندهند و اگرخواب آید هم په هم پس پا برود و دفع کند[117] وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ (ترجمہ کی ضرورت نہیں)

(اشعة اللمعات شرح المشكوة، جلد ۱، صفحه ۵۵۳)

مسئلہ ۳: نمازِ اِشراق کا ارادہ رکھنے والے شخص نے جہاں (جس جگہ) نمازِ فجر باجماعت پڑھی ہے اُسے چھوڑ کر دوسری جگہ میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن مجید کر سکتا ہے: قَالَ الشَّيْخُ السَّيِّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ: وَأَمَّا الْوَرْدُ الْأَوَّلُ مِنَ النَّهَارِ فَيُسْتَحَبُّ الْجُلُوسُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ، يُذْكَرُ اللهُ تَعَالَى فِيهِ أَمَا بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَسْبِيحٍ أَوْ تَفَكُّرٍ أَوْ تَذَكُّرٍ أَوْ تَعْلِيمٍ أَوْ جُلُوسٍ إِلَى عَالِمٍ، وَكَذَلِكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، لِأَنَّهُمَا وَقْتَانِ نُهِيَ عَنِ التَّنَفُّلِ بِالصَّلَاةِ فِيهِمَا، وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.[118] (غنية الطالبين، جلد ۲ صفحه ۹۳)

نوٹ: ترجمہ کا خلاصہ ہم نے اوپر عرض کر دیا ہے۔

مسئلہ ۴: نمازِ فجر پڑھ کر گھر جا کر نمازِ اشراق پڑھے تو بھی حج و عمرہ کا ثواب پائے گا۔ کیونکہ ابھی علمائے حق کی عبارات گزریں کہ مسجد میں جائے نماز پر بیٹھا رہنا شرط نہیں۔ بلکہ نمازِ فجر سے نمازِ اشراق تک جملہ (تمام) وقت میں ذکرِ الٰہی کا جاری رہنا شرط ہے۔ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

---

116) **ترجمہ:** علی القاری نے فرمایا کہ قول "پھر بیٹھا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا" کا مطلب ہے کہ نمازی اپنی جگہ اور اسی مسجد میں جہاں نماز پڑھی، موجود رہ کر ذکر میں مشغول رہے۔ "پھر دو رکعت پڑھی" کا مطلب، حسب الطیبی، یہ ہے کہ اس نے نماز اس وقت پڑھی جب سورج اتنا بلند ہو گیا کہ مکروہ وقت نکل گیا ہو۔ یہ نماز **نمازِ اشراق** کہلاتی ہے اور یہ وقتِ ابتدائی ضحیٰ ہے۔ میں نے کہا: یہ بات حدیث معاذ عند ابی داود میں بھی آئی ہے کہ وہ دو رکعتیں نمازِ ضحیٰ کے لیے پڑھے، اور اسی طرح حدیث ابو امامۃ اور عتبۃ بن عبد عند الطبرانی میں بھی ذکر ہوا ہے۔ "کانت" یعنی یہ ثواب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تامة تامة تامة، یعنی یہ حج اور عمرے کے لیے مکمل ثواب ہے، اور اسے تین بار دہرایا گیا تاکہ تاکید ہو۔ (ط۔ضیائی)

مرقاة شرح مشكاة ،كتاب الصلوة ،باب الذكر بعد الصلوة ،2/770 ،الحديث ،971، دار الفكر ،بيروت ،لبنان ،الطبعة اولي ،1422ھ2002م۔

117) **ترجمہ:** شیخ محقق دہلوی نے فرمایا: حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ثواب نماز کے بعد بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی اٹھ کر اپنے خلوت میں ذکر میں مشغول ہو جائے تو بھی اس پر ثواب واجب ہے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور ذکر کرے، تو فرشتے اس کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ مشائخ نے وصیت میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کو خوف ہو کہ وہ منتشر یا پریشان ہو جائے، یا ریاکاری کا خطرہ ہو، تو وہ اپنے خلوت میں جائے اور ذکر میں مشغول رہے۔ بعض علماء نے کہا کہ ذکر اور مشغولیت کا ثواب اسی وقت کے لیے ہے، اور صبر اور نفس پر قابو پانے کا اجر الگ سے ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اس وقت قبلہ کی طرف رخ رکھنا نہ چھوڑیں، اور اگر نیند آ جائے تو پاؤں ہلائیں یا دوبارہ حرکت کریں تاکہ مستعد رہیں۔ (ط۔ضیائی)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ [مترجم]، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الضحیٰ، حاشیہ 3، 2/569، فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور، رجب 1403ھ مئی 1983ء۔

118) **ترجمہ:** شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دن کے پہلے ورد کے لیے مستحب ہے کہ فجر کی نماز کے بعد طلوعِ سورج تک بیٹھا جائے اور اس دوران اللہ کی یاد کی جائے، چاہے قرآن کی تلاوت ہو، یا تسبیح، یا غور و فکر، یا یاد دہانی، یا تعلیم، یا عالم کے ساتھ بیٹھنا ہو۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد غروبِ سورج تک بھی یہ عمل کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ دونوں وقت ایسے ہیں جن میں نماز کے ساتھ بلاوجہ نفل و حرکت سے پرہیز کیا گیا ہے۔ (ط۔ضیائی)

غنية الطالبين ،القسم الرابع في فضائل اعمال ،فصل وأما الورد الأول من النهار ،2/158 ،دار الكتب العلميه ،بيروت ،لبنان ،الطبعة اولي ،1417ھ1997م۔

مسئلہ۵: نمازِ اشراق کے انتظار کے دوران صحنِ مسجد میں بیٹھ کر ہوا خوری(ہوا کھانا) کرنا جائز ہے ہاں ذکرِ الٰہی جاری رکھے یا کم از کم اعتکاف کی نیت کرے۔وَاللہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ

مسئلہ۶: پیروں میں درد کی وجہ سے پیروں کو پھیلانے سے آرام ملتا ہے۔ایسا شخص مصلّٰی کو چھوڑ کر دوسری جگہ انتظار کرے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔جب کہ نمازِ اشراق تک مسلسل ذکرِ الٰہی کرتا رہے۔ وَاللہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

مسئلہ۷: فجر کے بعد ذکرِ الٰہی میں مشغول تھا کہ وضو ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے، تازہ وضو کرکے واپس آجائے اور نمازِ اشراق پڑھے۔اس صورت میں بھی اُسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا بشرطیکہ وضو کے دوران ذکرِ الٰہی کرتا رہے، کوئی دنیوی بات نہ کرے، اور وضو نہ ٹوٹنے کی صورت میں تازہ وضو نہ کرے۔ وَاللہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ

مسئلہ۸: نمازِ اشراق کی تعداد کم از کم دو(۲) رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ(۱۲) رکعتیں ہیں۔شیخ عبد الحق لکھتے ہیں:

پس تربگزارو دو رکعت اقل این است و تا دو ازدہ رکعت نیز آمدہ است

یعنی پھر دو رکعتیں پڑھے۔یہ کم تعداد ہے اور بارہ رکعت تک کا ذکر حدیثوں میں آیا ہے۔[119] (اشعة اللمعات، صفحه ۴۲۳، جلد ۱) وَاللہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ

نمازِ اشراق پڑھنے کا طریقہ

فقہاءِ کرام رحمہم اللہ نمازِ اشراق کا طریقہ بدیں الفاظ(ان الفاظ کے ساتھ) لکھتے ہیں:

- اشراق کی دو(۲) رکعتیں بھی ہیں اور چار(۴) بھی۔
- پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیۃ الکرسی تین(۳) بار، سورۂ اخلاص سات(۷) بار۔
- دوسری رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ والشمس۔
- تیسری رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ والسماء والطارق۔
- چوتھی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیت الکرسی ایک(۱) بار اور سورہ اخلاص تین(۳) بار پڑھنا افضل ہے۔

اس کے ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

انتباہ: بعض لوگ اِشراق کے وقت میں غلطی کرکے اسے وقت سے پہلے پڑھ لیتے ہیں۔تو یاد رہے کہ عند الطلوع(طلوعِ آفتاب) مکروہ وقت کے بارے میں: امام صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اُس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ ٹھہر جائے۔"

نوافل قضائے حاجات

فقیر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدّث بریلوی علیہ الرحمہ کے فیض سے عرض کرتا ہے:

---

119) اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ[مترجم]، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الضحی، 2/564، فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور، رجب 1403ھ مئی 1983ء۔

ترکیب نمبر ۱: وضوئے تازہ(تازہ وضو) اچھی طرح کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعدِ سلام عرض کرے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ [120] اور اپنی حاجت ذکر کرے۔ یہ دعا صحیح حدیث میں تعلیم فرمائی گئی۔ مروی ہے کہ ایک نابینا(صحابی) خدمتِ اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر اپنی نابینائی کا شافی ہوا(شفا طلب کی)۔ حضور ﷺ نے یہ نماز و دعا ارشاد فرمائی۔ انہوں نے مسجد میں جا کر پڑھی۔ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ دونوں آنکھیں کھل(ٹھیک ہوں) گئیں، گویا کبھی اندھے نہ تھے۔ [121]

اس دعا کے اول و آخر حمد الٰہی، و درودِ رسالت پناہی صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور آمین پر ختم کریں۔ شروع میں اللہ تعالیٰ کو اسمائے طیبہ سے ندا کرے۔(احسن الدعا) بہتر ہے کہ ذکرِ اَسمائے حُسنٰی میں جو دعا مذکور، ان کو اول و آخر پڑھیں۔

ترکیب نمبر ۲: عمیری و ابن بشکوال وہیب بن ورد سے روایت کرتے ہیں۔ جو بندہ بارہ(۱۲) رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ و آیت الکرسی و سورۂ اخلاص پڑھے، پھر سجدے میں یہ کلمات کہے:

سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ لِلْعِزِّ إِلَّا هُوَ، وَقَالَ بِهِ ط، سُبْحَانَ الَّذِي يَعْطِفُ بِالْمَجْدِ وَيُكَرِّمُ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ وَالْكَرَمِ ط، سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ وَالنِّعَمِ. أَسْأَلُكَ بِمَا قَدُرَ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ، وَجَدِّكَ الْأَعْلَى، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاضِلًا، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ كُلِّهَا لَا يُوَرَّى. [122]

پھر خدا تعالیٰ سے وہ سوال کرے جس میں گناہ نہیں، مثلاً کہے: أَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِي هَذِهِ۔ اور اس حاجت کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ روا فرمائے۔

وہیب کہتے ہیں: ہمیں پہنچا ہے کہ یہ ترکیب اپنے بیوقوفوں اور نااہلوں کو نہ سکھاؤ کہ گناہوں پر دلیری نہ کریں۔

ترکیب نمبر ۳: عبد الرزاق نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خدا سے کچھ حاجت رکھتا ہو، تنہا مکان میں باوضو کامل چار(۴) رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ دس(۱۰) بار، دوسری میں بیس(۲۰) بار، تیسری میں تیس(۳۰) بار، چوتھی میں چالیس(۴۰) بار پڑھے، پھر پچاس(۵۰) بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور ستر(۷۰) مرتبہ لاحول پڑھے۔

اگر اس پر قرض ہو، ادا ہو جائے، اور جو وطن سے دور ہو، خدائے تعالیٰ اسے گھر پہنچائے، اور جو آسمان کے برابر گناہ رکھتا ہو اور استغفار کرے، خدا اس کے گناہ بخشے، اور جو اولاد نہ رکھتا ہو، خدا اسے اولاد دے، اور جو دعا کرے، خدا اس کی دعا قبول فرمائے، اور جو خدا سے دعا نہیں کرتا، خدا اس سے ناراض ہوتا ہے۔ عبد اللہ فرماتے ہیں: اپنے اَحمقوں کو یہ دعا نہ سکھاؤ کہ اس سے نافرمانی پر استعانت(مدد طلب) کریں گے۔

---

120) **ترجمہ:** اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اپنی حاجت کے لیے تیرے پاس اپنے نبی محمد ﷺ، جو رحمت کے نبی ہیں، کے وسیلے سے حاضر ہوں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ذریعے اپنے رب کے حضور حاضر ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ (ط۔ ضیائی)

121) مشکاۃ المصابیح، الفصل الثالث، باب جامع الدعاء، 768/2، الحدیث، 2495، المکتب الاسلامیہ، الطبعۃ الثالثہ، 1985م۔

122) الحلیۃ الاولیاء، ، من مسانید الحدیث، وہیب بن ورد، 159/8، مطبع السعادۃ، مصر، 1394ھ، 1974م۔

ترجمہ: پاک ہے وہ جو کسی بھی عظمت کا مالک نہیں ہے لیکن اسی کی بادشاہی ہے۔ پاک ہے وہ جو عزت و عظمت اور کرم و فضل میں بلند ہے۔ پاک ہے وہ جس نے ہر چیز کو اپنے علم سے شمار کیا۔ پاک ہے وہ جس کے سوا کسی کو اس کی تعریف کا حق نہیں۔ پاک ہے وہ جس کی عنایت اور فضل لامحدود ہے۔ پاک ہے وہ جس کی عزت و کرم بے پناہ ہے۔ پاک ہے وہ جس کی بلندی اور نعمتیں بے شمار ہیں۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں، تجھ سے جو عزت کے اعلیٰ مقام، تیرے عرش کی عظمت، تیرے کتاب کی انتہائے رحمت، تیرے عظیم نام، تیرے اعلیٰ اور برتر محمد ﷺ کی برکات، اور تیرے مکمل اور کامل کلمات کی برکت سے ہے، کہ میری حاجتیں پوری فرما۔ (ط۔ ضیائی)

ترکیب نمبر ۴: امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں: میں نے حضور سیدِ عالم ﷺ کو فرماتے سنا:

"جو وضو کامل (مکمل) طور پر کرے، یعنی مُراعاتِ سنن و آداب (سنتوں اور آداب کی رعایت کرے)، پھر دو (۲) رکعتیں پورے (مکمل) طور پر پڑھے، یعنی بِاسْتِجْماعِ سُنَنْ و مستحبات و حضورِ قلب (تمام سنتوں اور مستحب اعمال اور دل کی حاضری کے ساتھ)، پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے، عاجل (فوری) یا آجل (بعد میں ملنے والا)، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے۔"[123]

ابنِ حجر عسقلانی اور پھر جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حَسَن (قابلِ قبول، درمیانی درجہ کی معتبر حدیث) ہے۔

ترکیب نمبر ۵: الترمذی، النسائی و ابنِ خزیمہ و ابنِ حبان و حاکم نیشاپوری حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: "ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن صبح کو خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ حضور ﷺ، مجھے کچھ ایسے کلمات (الفاظ) تعلیم فرمادیں کہ میں نماز میں پڑھ سکوں۔ ارشاد فرمایا: دس (۱۰) بار اللہُ أَکْبَرْ ، دس (۱۰) بار سُبْحَانَ اللہ، دس (۱۰) بار اَلْحَمْدُ للہ کہہ۔ پھر جو چاہے مانگے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: نَعَم نَعَم اچھا اچھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن (قابلِ قبول) ہے۔[124]

ابنِ خزیمہ و ابنِ حبان الزاماً (بالالتزام) فرماتے ہیں: صحیح ہے۔ حاکم نے کہا: بہ شرطِ اَحادیثِ صحیح مسلم صحیح ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔

فائدہ: اس کا طریقہ یوں ہے کہ دو رکعت نفل بوضوئے تازہ (نئے وضو کے ساتھ) و حضورِ قلب (دل کی توجہ) پڑھے۔ قعدے میں بعدِ درود شریف اللہُ أَکْبَرْ، سُبْحَانَ اللہ ، اَلْحَمْدُ للہ دس دس (۱۰۔۱۰) بار کہہ کر دعائے مقصود (مطلوبہ دعا) اپنے لفظوں سے کرے، جو محلِ نماز (نماز کے خلاف الفاظ) نہ ہوں، مثلاً:

أَسْأَلُكَ أَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَاتِي كُلَّهَا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، مَا كَانَ مِنْهَا إِلَى خَيْرٍ وَلَكَ رِضَا كَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ آمِينَ۔[125]

ترکیب نمبر ۶: ترمذی و ابنِ ماجہ و حاکم حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی: حضور سیدِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی کی طرف چاہت ہو، چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے، پھر کہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.[126]

---

123) مسند احمد، حدیث ابو درداء، مسند قبائل، 45/489، الحدیث، 27497، مؤسسة الرسالة، ریاض، الطبعة اولي، 1421ھ 2001م۔

124) سنن ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلوة التسبیح، 2/32، الحدیث، 486، دار الرسالة العالمیه، ریاض، الطبعة اولي، 1430ھ 2009م۔

125) **ترجمہ:** اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میری تمام حاجتیں دنیا اور آخرت میں پوری کردے، جو بھی ان میں بھلائی کے لیے ہے، اور اس میں تیری رضا شامل ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! آمین۔ (ط۔ ضیائی)

126) سنن ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلوة الحاجة، 2/27، الحدیث، 483، دار الرسالة العالمیه، ریاض، الطبعة اولي، 1430ھ 2009م۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار اور کریم ہے۔ پاک ہے اللہ، عظیم عرش کا رب۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں رحمت کے اسباب، مغفرت کے عزم، ہر بھلائی میں کامیابی اور ہر گناہ سے حفاظت۔ اے رحمت والے، تجھ سے درخواست ہے کہ کوئی بھی گناہ میرا رہ جائے تو اسے معاف کردے، کوئی پریشانی ہو تو اسے آسان فرما، اور جو حاجت تیری رضا کے مطابق ہو اسے پورا کردے۔ اے سب سے رحم کرنے والے!! (ط۔ ضیائی)

ترکیب نمبر ۷: اصبہانی انس رضی اللہ عنہ سے راوی: حضور سید عالم ﷺ نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا: اے علی کیا، میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو، اسے عمل میں لاؤ تو باذن اللہ تعالیٰ (اللہ کے حکم سے) تمہاری دعا قبول اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ کی حمد و ثنا اور اپنے نبی ﷺ پر درود خوانی اور مسلمانوں کے لیے استغفار کرو، پھر کہو:

اللَّهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ وَمُفَرِّجَ الْهَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاكَ، رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ أَنْتَ رَحِيمُهُمَا، فَارْحَمْنِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ بِقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا، وَرَحْمَةٍ تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.[127]

ترکیب نمبر ۸: حاکم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی: حضور اقدس فرماتے ہیں: رات یا دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھو، ہر دو رکعت پر التحیات پڑھو، پچھلی (آخری) التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثنا اور نبی ﷺ پر درود بجالاؤ، پھر سجدے میں: فاتحہ سات (۷) بار، آیت الکرسی سات (۷) بار، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[128]، دس (۱۰) بار پڑھے۔ پھر کہے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْأَعْلَى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ[129]، پھر اپنی حاجت مانگو، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیرو۔ اسے بیوقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ سے دعا مانگیں، تو قبول ہو گی۔ احمد بن حرب و ابراہیم بن علی و ابو زکریا و حاکم نیشاپوری نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق (سچا، درست) پایا۔[130] فقیر کہتا ہے: غَفَرَ اللهُ تَعَالَى لَهُ

فائدہ: فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا (نشانے پر لگنے والا) پایا۔ یہاں تک کہ بعض اَعِزّہ (قریبی عزیزوں) کے مرض کو اِمتدادِ شدید (سخت طوالت) و اشتدادِ مدید (بہت زیادہ شدت) ہوا، حتیٰ کہ ایک روز بالکل نزع (جان کنی) کے آثار طاری (ظاہر) ہو گئے۔ سب اَقارِب (رشتہ دار) رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازۂ کریم (اللہ تعالیٰ کے حضور) پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی، اس کے بعد مریض کی طرف گیا، شاید خبرِ نوعِ دیگر (کسی اور طرح کی خبر) سننے میں آئے۔ وہاں گیا تو بحمدِ اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا، چند روز میں قوت (طاقت) بھی آگئی، وَلِلّٰهِ الحَمْدُ۔

نوٹ: اس کی کامل ترکیب (مکمل طریقہ) پنج سورہ رضویہ میں مرقوم (لکھی ہوئی) ہے۔

ترکیب نمبر ۹: حافظ ابو الفرج ابن الجوزی بطریق ابان بن ابی عباس انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت دنیا و آخرت کی ہو، وہ پہلے کچھ صدقہ دے، پھر بدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے، پھر جمعہ کو مسجدِ جامع میں جا کر بارہ (۱۲) رکعتیں

---

127) الترغيب والترهيب، باب الدال، فصل فى الدعاء، 2/529، الحديث، 1305، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بلند اور عظیم ہے، جو بردبار اور کریم ہے۔ پاک ہے اللہ، سات آسمانوں اور عظیم عرش کا رب۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! غم کو دور کرنے والا، پریشانی کو آسان کرنے والا، اور مضطر کی دعا قبول کرنے والا۔ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں، اے دنیا اور آخرت کے رحم کرنے والے! تو مجھے اس حاجت میں رحم فرما، تاکہ اس کے پورا ہونے اور کامیابی کے لیے تیری رحمت مجھے اتنی مل جائے کہ میں کسی اور کی رحمت کا محتاج نہ رہوں۔ (ط۔ ضیائی)

128) اذان کے بعد نماز کی اطلاع دینا، مثلاً الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہنا۔ (ط۔ ضیائی)

129) ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے کتاب میں بیان کی گئی کامل ترین رحمت، تیرے اسم اعظم، تیری بلند ترین بزرگی، اور تیرے قائم و دائم کلمات کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔ (ط۔ ضیائی)

الترغيب والترهيب، باب الصاد، فصل فى صلوة الحاجة، 3/321، الحديث، 2021، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

130) الترغيب والترهيب، باب الصاد، فصل فى صلوة الحاجة، 3/321، الحديث، 2021، دار الؤلؤه، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

پڑھے۔ دس(۱۰) رکعتوں میں الحمد ایک(۱) بار، آیت الکرسی دس(۱۰) بار اور آخری دو میں الحمد ایک(۱) بار، قل ھو اللہ پچاس(۱۰) بار، پھر اللہ تعالی سے اپنی حاجت مانگے۔[131]

صلوٰۃ الاسرار یعنی نمازِ غوثیہ

امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز، بہجۃ الاسرار شریف میں بسندِ صحیح حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں:

- مَنْ اسْتَغَاثَ بِي فِي كُرْبَةٍ كُشِفَتْ عَنْهُ یعنی جو کسی سختی میں میری دہائی دے، اس کی سختی دور ہو جائے۔
- وَمَنْ نَادَانِي بِاسْمِي فِي شِدَّةٍ فُرِّجَ عَنْهُ یعنی اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے، وہ مشکل حل ہو جائے۔

وَمَنْ تَوَسَّلَ بِي إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهُ

یعنی اور جو کسی حاجت میں اللہ عزوجل کی طرف میرے وسیلے سے توسُّل کرے، وہ حاجت روا ہو جائے۔

اور جو شخص دو(۲) رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورہ اخلاص گیارہ(۱۱) بار، پھر بعدِ سلام نبی ﷺ پر درود بھیجے، پھر عراق کی طرف گیارہ(۱۱) قدم چلے، اور میرا نام لیتا جائے، پھر اپنی حاجت ذکر کرے، تو بے شک وہ حاجت باذن اللہ تعالیٰ پوری ہو۔[132]

یہ مبارک نماز، اس سلطان بندہ نوازاکا، برائے ائمہ دین مثل امام جعفری، امام یافعی، مولانا علی قادری، مولانا شیخ محقق محدث دہلوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے نقل وروایت فرمائی۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کی تحقیق واثبات ورد شکوک وشبہات میں مسمّٰی بنام تاریخی "اَنْہارُ الاَنْوار مِن یَمِّ صلوٰۃِ الاَسرار ملقب بہ الحُجَجُ البَہِیَّۃ لِمُحِبِّ الصلوٰۃِ الغوثیۃ" اور دوسرا رسالہ (۱۳۰۷ھ) عربی مختصر، اس کی ترکیب وکیفیت وطریقہ حضراتِ مشائخ قُدِّسَتْ أَسْرَارُهُمْ میں مسمّٰی بنام تاریخی "اَزہارُ الاَنْوار مِن صَبا صلوٰۃِ الاَسرار" لکھا۔

ترکیبِ صلوٰۃِ الاَسرار شریف

جسے دینی یا دنیوی حاجت ہو وہ بعد سنن مغرب صلوٰۃُ الاَسرار کی نیت سے قُربِ الٰہی کے لیے اور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ہدیہ پیش کرنے کے لیے دو رکعت نماز پڑھے۔ اگر تازہ وضو کرلے تو بہتر ہے، نیز اگر پہلے کچھ صدقہ دے دے تو جلد مطلب حاصل ہو اور ردِّ بلا (مصیبت کو ٹالنے) کا سبب ہو۔ نماز میں بعدِ فاتحہ جو قرآن یاد ہو وہ پڑھے، اگر قُلْ ھُوَ اللہ شریف گیارہ(۱۱) بار پڑھے تو بہتر ہے۔ حسبِ دستور نماز پوری کرے، پھر قبلہ رُو کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ ایک(۱) بار، آیت الکرسی ایک(۱) بار، بعدہٗ (اس کے بعد) درود شریف: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ، وَآلِهِ الْكَرِيمِ وَأُمَّتِهِ

---

131) الترغيب والترہيب، باب الدال، فصل فی الدعاء، 475/2، الحديث: 1267، دار الؤلؤہ، مصر، الطبعة اولي، 1443ھ2022م۔

132) بهجة الأسرار، ذكر فضل أصحابه وبشراهم، 197/1، دار الكتب العلمية، 2002ء

الْكَرِيمَةِ، يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. [133] پڑھے۔ پھر اپنے دل کو مدینہ کی طرف متوجّہ کر کے گیارہ(۱۱) بار کہے: يَا رَسُولَ اللهِ، يَا نَبِيَّ اللهِ، اغْثِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي، يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ. [134] پھر عراق کی طرف گیارہ(۱۱) قدم چلے (معتدل) خضوع (عاجزی، انکساری)، دادِ خضوع (پورا اظہارِ عاجزی) وادب ملحوظ (پیشِ نظر، خیال میں) رہے۔ اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں اور روضۂ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار اس میں قبلہ رُو آرام فرما ہیں، اور چاہیے کہ ان کے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ رہے ہیں، اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے: يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ، يَا كَرِيمَ الطَّرَفَيْنِ، اغْثِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي، يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ. [135] پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے عرض کرے: يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۳بار)، يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَبِجَاهِ ابْنِهِ هَذَا السَّيِّدِ الْكَرِيمِ، غَوْثِنَا الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [136]

اب مطلب کہے، پھر تین (۳) بار آمین کہے، پھر درود شریف ۳ بار پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [137] پر ختم کرے، اور بکوشش روئے، اور رونا نہ آتا ہو تو رونے جیسا منہ بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔

آخری گزارش: نوافل کی بے شمار قسمیں ہیں، ان میں بعض تو اَحادیثِ صحیحہ سے ثابت ہیں، بعض اولیاء کرام کے معمولات میں سے ہیں۔ ان سب کو فقیر نے اپنی تصنیف "فضائل النوافل" میں جمع کر دیا ہے۔ نوافل کا عاشق اس تصنیف کا مطالعہ کرے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر، القادري ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غُفِرَ لَهُ

۱۴، جمادی الاول، ۱۴۲۳ھ بروز جمعرات

بہاول پور، پاکستان

---

133) ترجمہ: اے اللہ! ہمارے سردار اور مولیٰ محمد ﷺ پر درود نازل فرما، جو سخاوت اور کرم کے معدن (خزانہ) ہیں، اور ان کی آل پر، اور ان کے کریم فرزند پر، اور ان کی کریم امت پر، اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے! اور برکت نازل فرما اور سلامتی بھیج۔ (ط۔ ضیائی)

134) ترجمہ: اے اللہ کے رسول! اے اللہ کے نبی! میری مدد فرمایئے اور میری حاجت پوری ہونے میں میری اعانت کیجیے، اے حاجتوں کو پورا فرمانے والے۔ (ط۔ ضیائی)

135) ترجمہ: اے دونوں جہانوں (جنّ وانس) کے غوث (فریادرس)! اے دونوں طرفوں کے کریم (مہربان)! میری مدد فرمایئے اور میری حاجت پوری ہونے میں میری اعانت کیجیے، اے حاجتوں کو پورا فرمانے والے۔ (ط۔ ضیائی)

136) ترجمہ: اے آسمانوں اور زمین کے بے مثال پیدا کرنے والے! اے بزرگی اور عزت والے! سیدُ المرسلین (سب رسولوں کے سردار) کے وسیلے سے، اور ان کے اس کریم فرزند، ہمارے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے (میں دعا کرتا ہوں)۔ (ط۔ ضیائی)

137) یعنی درود اور سلام ہو خاتم النبیین (آخری نبی) پر، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (ط۔ ضیائی)